عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۹ — ۱۹ تا ۲۵/ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ مطابق یکم تا ۷/ جولائی ۲۰۱۰ء — شمارہ: ۲۵

دیارِ حبیب سے دیارِ غیر تک

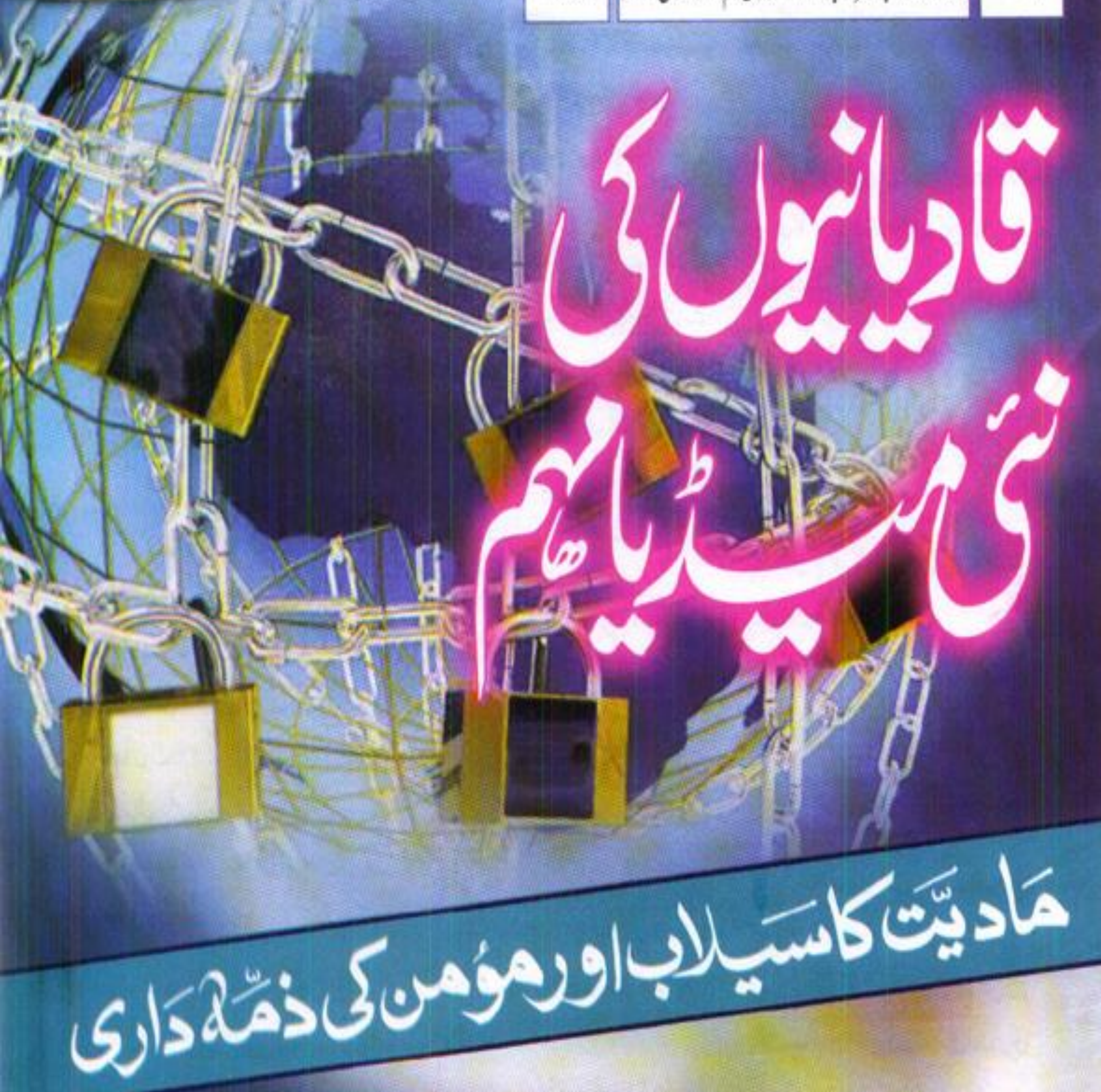

قادیانیوں کی نئی میڈیا مہم

مادیت کا سیلاب اور مؤمن کی ذمہ داری

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

واجب سجدۂ سہو

فاروق احمد، راولپنڈی

س:…… سجدۂ سہو کب واجب ہوتا ہے؟ اور کن غلطیوں پر نماز دوبارہ پڑھنی پڑتی ہے؟ اگر نماز کے دوران غلطی سرزد ہو جائے تو نماز توڑ دی جائے یا نہیں؟

ج:…… کسی واجب کے ترک، تاخیر یا کسی فرض کی تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، اگر کوئی فرض چھوٹ جائے تو نماز دوبارہ لوٹائی جائے، محض سجدہ سہو سے نماز صحیح نہیں ہوگی۔

ناخن کا گر جانا

بشریٰ سمرین، کراچی

س:…… اگر ناخن کاٹتے وقت گھر میں گر جائیں تو کیا یہ نحوست کی علامت ہے؟ از روئے شریعت اس کے متعلق وضاحت فرمادیں؟

ج:…… بہتر یہی ہے اور انسانی شرافت اور اس کے اجزا کے احترام کا تقاضا یہی ہے کہ اس کے بال، ناخن یا چمڑا وغیرہ جو گر جائے ان کو دفن کیا جائے تاہم اگر بے خیالی میں ناخن وغیرہ گر جائیں تو یہ نحوست کے زمرے میں نہیں آتے۔

نوے سال کے بوڑھے پر نماز

سید احمد، کراچی

س:…… ایک ۹۰ سال کا بزرگ ہے جو چلتے پھرتے ہیں اور صحیح طرح اٹھتے بیٹھتے ہیں لیکن کم سنتے ہیں، وہ پچھلے کئی سالوں سے نماز نہیں پڑھ رہے ہیں اور نہ تلاوت قرآن کرتے ہیں۔ اس صورت میں گھر والوں کا کیا فرض ہے؟ میں نے سنا ہے، اس عمر میں انسان اللہ کے قریب ہو جاتا ہے، اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:…… جب تک ہوش وحواس ٹھکانے پر ہوں، انسان پر نماز فرض ہے، ایسے بزرگ کے اگر ہوش وحواس ٹھیک ہیں تو ان پر نماز فرض ہے، گھر والوں کو چاہئے کہ سلیقہ سے ان کو نماز کی طرف متوجہ کریں، اگر سن نہیں سکتے تو لکھ کر ان کو اس طرف متوجہ کریں، یہ بات اپنی جگہ ہے کہ ایسے بوڑھے اللہ کے قریب ہوتے ہیں، مگر اس کا یہ معنی نہیں کہ وہ فرائض سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

مسجد میں نمازی کے آگے سے گزرنا

ابرار الرشید، مانسہرہ

س:…… کیا ہم نمازی کے آگے گزر سکتے ہیں جبکہ وہ مسجد میں ہم سے دو صف پیچھے نماز پڑھ رہا ہو؟ اگر نہیں تو کتنے فاصلے سے گزر سکتے ہیں؟ جمعہ کی نماز روڈ پر پڑھنے والوں کے سامنے سے گزر سکتے ہیں یا نہیں؟ جب کہ کوئی دوسرا راستہ میسر نہ ہو؟

ج:…… اگر مسجد ساٹھ زراع بڑی ہو تو نمازی کے سامنے دو صف چھوڑ کر گزر سکتے ہیں، اگر مسجد اس سے چھوٹی ہو تو نمازی کے آگے سے کسی طرح بھی گزرنا درست نہیں ہے، نمازی کے آگے سے گزرنے پر بڑی سخت وعید ہے۔ ایسی بڑی مسجد کھلے میدان کے حکم میں ہے اور کھلے میدان کا حکم یہ ہے کہ دو صف چھوڑ کر اس کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔

فجر کی سنتیں اور جماعت

ذوالفقار علی، راولپنڈی

س:…… جب نماز فجر کی جماعت کھڑی ہو تو فوراً جماعت کے ساتھ کھڑے ہو جانا چاہئے یا پہلے سنتیں پڑھنی ہوں گی اور پھر جماعت کے ساتھ شامل ہونا چاہئے؟

ج:…… اگر سنتیں پڑھ کر نماز کی جماعت ملنے کا امکان ہو تو کسی الگ جگہ پہلے سنتیں ادا کرے پھر جماعت میں شامل ہو اور اگر سنتیں پڑھنے پر جماعت فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو سنتیں چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے اور سورج طلوع ہونے کے بعد فجر کی سنتوں کی قضا کرے۔ چونکہ فجر کی سنتوں کی شدید تاکید آئی ہے، اس لئے یہ حکم صرف فجر کی سنتوں کا ہے، دوسری نمازوں کی سنتیں چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۹ — ۱۹تا۲۵/رجب المرجب ۱۴۳۱ھ مطابق یکم تا ۷/جولائی ۲۰۱۰ء — شمارہ:۲۵

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیرِ اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیرِ اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

منکرین ختم نبوت کا احترام کیوں؟	۵	اداریہ
مادیت کا سیلاب اور مومن کی ذمہ داری	۷	مولانا شمس الحق ندوی
قادیانیوں کی نئی میڈیا مہم	۹	عبدالقدوس محمدی
قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن کا خطاب	۱۳	عبدالرحمن ضیا نقشبندی مجددی
میر کارواں کی رحلت (۵)	۱۵	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
دیار حبیبؐ سے دیار غیر تک	۱۹	مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ
آزادئ اظہار رائے یا بغض و عناد؟ (۳)	۲۲	منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ
بلوچستان میں سالانہ ختم نبوت کانفرنسیں	۲۵	رپورٹ: مولانا محمد یوسف نقشبندی
خبروں پر ایک نظر	۲۷	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

گزشتہ سے پیوستہ

قیامت کے حالات

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حوضِ کوثر کے برتنوں کا بیان

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جیسا کہ اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔ ہم نے عرض کیا: یا نبی اللہ! ہم حیا کرتے ہیں والحمدللہ۔ فرمایا: یوں نہیں، بلکہ ''اللہ تعالیٰ سے حیا کرنا جیسا کہ اس سے حیا کرنے کا حق ہے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ تم سر کی، اور سر جن چیزوں پر مشتمل ہے (جیسے: کان، آنکھ، ناک، زبان وغیرہ) ان سب کی حفاظت کرو، (اور حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ ان اعضاء کو نامرضیات میں استعمال کرنے سے آدمی شرم کرے) اور پیٹ کی اور پیٹ جن چیزوں پر حاوی ہے (جیسے: دل، معدہ، شرم گاہ اور ہاتھ پاؤں بھی اسی سے متعلق ہیں) ان سب کی حفاظت کرو، اور موت کو اور مرکر گل سڑ جانے کو یاد رکھو، اور جو شخص آخرت کا ارادہ رکھتا ہو وہ دُنیا کی زینت چھوڑ دے، پس جس نے ایسا کیا پس اس نے اللہ تعالیٰ سے حیا کی، جیسا کہ اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔'' (ترمذی، ج:۲، ص:۶۹)

''حضرت شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: سمجھدار اور عقل مند آدمی وہ ہے جس نے اپنے نفس کو رام کرلیا، اور موت سے بعد کی زندگی کے لئے عمل کیا، اور احمق ہے وہ شخص جس نے اپنے نفس کو اس کی خواہشوں کے پیچھے لگادیا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹی اُمیدیں لگائیں۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اپنے نفس کو رام کرلیا'' کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن حساب و کتاب سے پہلے دُنیا ہی میں اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے رہو اس سے قبل کہ تم سے حساب لیا جائے۔ اور قیامت کے دن کی بڑی پیشی کے لئے تیار رہو، جو شخص دُنیا میں اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہو، قیامت کے دن اس پر حساب آسان ہوگا۔

اور حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: بندہ اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک کہ اپنے نفس سے اس طرح محاسبہ نہ کرے جس طرح کہ اپنے شریک کا محاسبہ کرتا ہے کہ اس کی خوراک و پوشاک کہاں سے آئی؟''

اس حدیث پاک میں ایسے شخص کو زیرک و دانا فرمایا گیا ہے جو اپنے نفس کی طرف سے غافل نہ ہو، بلکہ اس کو اَحکامِ الٰہیہ کی بجاآوری میں لگائے رکھے، برابر اس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کی تیاری میں مصروف رہے، کیونکہ آدمی اس مسافر خانۂ دُنیا میں ایک غریب الوطن تاجر کی حیثیت سے آیا ہے، زندگی کے قیمتی اور انمول لمحات اس کی پونجی ہے جس کے ذریعے یہ آخرت کی خریداری کرنا چاہتا ہے، اعمالِ صالحہ آخرت کا زرِ مبادلہ ہے، پس جو شخص زندگی کے ایک ایک لمحے کی قدر پہچانے، اپنے نفس کو عقل و شرع کا تابع رکھے، اَحکامِ خداوندی کی تعمیل میں لگا رہے، اور نفس کو اس کی حماقت و لذت طلبی سے باز رکھنے کے لئے ہمیشہ اس کا محاسبہ کرتا رہے، بلاشبہ ایسا شخص سمجھدار اور دانا و زیرک کہلانے کا مستحق ہے۔

اس کے برعکس جو شخص زندگی کے قیمتی لمحات کو (جن کا کوئی بدل نہیں) نفس کی خواہش برآری میں ضائع کردے، اپنے نفس کو اس کی حماقتوں، لذتوں اور خواہشوں کے پیچھے بے لگام چھوڑ دے اور جب بھی آخرت کا خیال آئے تو یہ کہہ کر دل کو جھوٹی تسلی دیدے کہ: ''اللہ تعالیٰ بڑے غفور رحیم ہیں، اس نے جنت آخر ہمارے لئے ہی بنائی ہے، ہم مرنے کے بعد سیدھے جنت میں جائیں گے'' وغیرہ وغیرہ، ایسے شخص کی حماقت و بے وقوفی کا کیا ٹھکانا ہے! یہ شخص اپنی بدعقلی سے زندگی کا سارا قیمتی سرمایہ جھوٹی اور فانی لذتوں میں اُڑاکر دُنیا سے خالی ہاتھ جائے گا۔

اس حدیث پاک میں ''مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ'' کی تفسیر مصنف (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ) نے ''محاسبہ'' سے فرمائی ہے، اور محاسبہ کی ضرورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارشاد سے، اور محاسبہ کی حقیقت حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد سے واضح کی ہے۔ اس کی پوری تفصیل امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم کی ''کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ'' میں ذکر فرمائی ہے، اہلِ علم کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔

(جاری ہے)

اداریہ

منکرین ختم نبوت کا احترام کیوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

لاہور میں قادیانی مراکز پر حملوں کے بعد سے بعض ٹی وی اینکرز، کالم نگار اور کچھ سیاست دانوں نے قادیانیوں سے اظہار ہمدردی کی آڑ میں مسلمانوں کی دل آزاری اور پاکستانی آئین وقانون سے انحراف کی باقاعدہ مہم شروع کر رکھی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کے خیر خواہ کم اور قادیانیوں کے وفادار زیادہ ہیں، ہمارے ان راہنماؤں کی انہی حماقتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانیوں نے آج ملک وقوم اور پاکستانی آئین کو دنیا بھر میں بدنام کیا ہوا ہے، کیا یہ دہشت گردی، دھماکے، مدارس، مساجد، کاروباری مراکز یہاں تک کہ فورسز کی چھاؤنیوں پر نہیں ہوئے؟ کیا ان سب نے پاکستانی قانون کو ماننے سے انکار کر دیا؟ یا پاکستانی آئین اور قانون کے غلط استعمال کا سبب قرار دیا؟ جب ایسا نہیں ہے تو پھر پاکستانی پارلیمنٹ کے فیصلوں کے خلاف یہ شور وغوغا اور طوفان بدتمیزی کیوں؟ قادیانیوں نے ان ہمدردیوں کے فوائد وثمرات سمیٹتے ہوئے اعلیٰ سرکاری سطح پر رابطوں کے ذریعے طے شدہ امور کے بارے میں اپنے تحفظات اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر نظر ثانی کے لئے دباؤ بڑھا دیا ہے۔

اس صورت حال میں دینی ومذہبی جماعتوں نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس پروپیگنڈے کی زبردست مذمت کرتے ہوئے ان سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کا عزم مصمم ظاہر کیا۔ چنانچہ خبر ملاحظہ فرمائیں:

”کراچی (رپورٹ: محمد وسیم عباس) ۱۹۷۴ء کی پارلیمنٹ میں قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم قرار دینا کسی دباؤ کا نتیجہ نہیں بلکہ پاکستان کے ۱۴ کروڑ عوام کے دل کی آواز اور ارکان پارلیمنٹ کا متفقہ فیصلہ تھا۔ میڈیا اور چند نام نہاد دانش ور پہلے سے طے شدہ مسائل کو دہشت گردی کی آڑ میں آئین پاکستان کو متنازعہ بنانے کی کوشش نہ کرے۔ پاکستان کے چند افراد اور ادارے مغربی امداد کی خاطر قادیانی عبادت گاہوں پر حملے جیسے واقعات سے فائدہ اٹھا کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں جو قابل مذمت ہے۔ قادیانیوں کے ساتھ ہمدردیاں جتانے والے درحقیقت اسلام کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کو مسلم فرقہ قرار دینے کی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ جو لوگ جھوٹی نبوت کے دعویداروں کو اکرام واحترام سے نوازتے ہیں وہ آئین پاکستان سے بغاوت کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کو مسلمان کہنا قرآن، سنت اور اجماع امت کے منافی ہونے کے ساتھ ساتھ آئین پاکستان کی بھی خلاف ورزی ہے، جس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، سنی اتحاد کونسل، جماعت اسلامی، تنظیم اسلامی، جمعیت علماء اسلام، اہلسنت والجماعت، جماعت غربا اہلحدیث ودیگر مذہبی جماعتوں کے راہنماؤں نے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ قرآن وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے، پاکستان کی قومی اسمبلی میں ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو ایک آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا، قادیانی

ترجمان مرزا غلام احمد کا اپنے آپ کو مسلمان کہنا جہاں قرآن و سنت اور اجماع امت کے منافی ہے وہیں آئین سے بغاوت کے مترادف ہے۔ رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین اور سنی رہبر کونسل کے سرپرست مفتی منیب الرحمٰن نے کہا ہے کہ ۱۹۷۴ء کی پارلیمنٹ میں اجماعی فیصلہ کیا گیا اور قادیانیوں کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دیا گیا، انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کو دہشت گردی کہنا چاہئے، لیکن کسی واقعہ کو خاص رنگ دے کر اسلام کے خلاف پروپیگنڈے کرنا اور منافرت پھیلانا اسلام دشمنی ہے۔ جماعت اسلامی صوبہ سندھ کے مرکزی راہنما ڈاکٹر معراج الہدیٰ صدیقی نے کہا ہے کہ پاکستان کے آئین میں موجود ختم نبوت کی شق پاکستان کے ۱۶ کروڑ عوام کے دل کی آواز ہے۔ جو لوگ جھوٹی نبوت کے دعویدار کو احترام و اکرام کے الفاظ سے نواز رہے ہیں، وہ پاکستان کے ۱۶ کروڑ عوام کے جذبات کی توہین کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ سال غیر مسلم اقلیتوں کے وزیر شہباز بھٹی امریکا گئے اور اپنے مغربی آقاؤں کو اس بات کی یقین دہانی کروائی کہ وہ ۲۰۱۰ء کے آخر تک پاکستان کے آئین سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے والا قانون ختم کروادیں گے۔ جمعیت علماء اسلام کراچی کے امیر قاری محمد عثمان نے کہا ہے کہ قادیانی معاشرے کے لئے سب سے بڑا ناسور ہیں، قادیانیت کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر غیر مسلم قرار دیا ہے، لہٰذا اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے قادیانی کو پاکستان کے آئین کے مطابق سزا دی جائے۔ تحفظ ختم نبوت کی شق کو آئین سے نکالنے کا خواب دیکھنے والے یہ بات جان لیں کہ مسلمان کے لئے اپنی زندگی سے زیادہ عزیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ ہے، انہوں نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اہلسنت والجماعت کراچی کے رہنما مولانا اورنگزیب فاروقی نے کہا ہے کہ قادیانیوں کو ٹی وی پروگراموں میں مدعو کرکے اور ان کے ساتھ ہمدردیاں جتانے والے کسی صورت پاکستان اور اسلام سے مخلص نہیں، انہوں نے کہا کہ قادیانیت اسلام کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ تنظیم اسلامی پاکستان کے امیر حافظ عاکف سعید نے کہا ہے کہ قادیانیوں نے ہمیشہ یہود و نصاریٰ کا ساتھ دیا ہے اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا، انہوں نے کہا کہ قادیانیت پر ہونے والے حملے ان کے غلط طرز عمل کا نتیجہ ہے۔"

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۹/جون ۲۰۱۰ء)

تعجب ہے کہ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں نواز شریف نے قادیانیوں کو ملک کا سرمایہ اور بھائی قرار دیا اور اسلام دشمن قوتوں کو خوش کرنے کے لئے امت مسلمہ کی دل آزاری کی۔ قادیانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ، عقیدہ ختم نبوت کے منکر، ملک دشمن اور آئین پاکستان کے غدار ہیں، ان باغیوں کو "بھائی" کہنا سمجھ سے بالا ہے۔ تمام دینی و سیاسی جماعتوں اور علمائے امت نے میاں صاحب کے اس بیان پر سخت احتجاج کیا۔ اس سلسلہ کی خبر ملاحظہ ہو:

"اسلام آباد (این این آئی) وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور عالمی تحریک ختم نبوت نے مسلم لیگ (ن) کے قائد محمد نواز شریف کے قادیانیوں کو بھائی اور سرمایہ قرار دینے کے بیان پر شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ نواز شریف قادیانیت نواز نہ بنیں۔ وہ مغرب کو خوش کرنے کے لئے قادیانیوں کو گلے لگانا چاہتے ہیں۔ نواز شریف قادیانیوں کے بارے میں اپنا متنازعہ بیان واپس لیں اور اللہ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کریں اور عارضی اور سیاسی مفادات کی خاطر عوام کی آنکھوں میں دھول نہ جھونکیں۔ وفاق المدارس العربیہ کے راہنماؤں مولانا سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا انوار الحق اور دیگر نے کہا کہ قادیانی ختم نبوت کے منکر، دین کے باغی اور مسلمانوں کے دشمن ہیں وہ جب تک صدق دل سے توبہ کرکے اسلام قبول نہ کرلیں، اس وقت تک کسی مسلمان کے بھائی نہیں ہوسکتے۔ قادیانی آئین، پارلیمنٹ اور عدلیہ کے فیصلوں سے ہمیشہ انکاری رہے اور انہوں نے اسلام اور پاکستان سے غداری کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ اس لئے میاں نواز شریف کی طرف سے انہیں پاکستان کا سرمایہ قرار دینا ان کی لاعلمی کی دلیل ہے۔"

(روزنامہ جنگ کراچی، ۱۷/جون ۲۰۱۰ء)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

مادیت کا سیلاب

اور مومن کی ذمہ داری

مولانا شمس الحق ندوی

اس وقت ہم جس ماحول میں سانس لے رہے ہیں وہ مغرب کی مادہ پرستی اور جاہ طلبی کا ماحول ہے، جس نے انسان کو بے لگام اور نفس کا غلام بنا کر اس کو ہر قید و بند سے آزاد کر دیا ہے اور زمانہ کی فضاؤں میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بس ایک ہی صدا گونج رہی ہے: ''جو مزے اڑانے ہیں اڑا لو کہ یہ دنیا اجڑ کر پھر نہ بسے گی'' اور جب انسان دینی حدود و قیود اور بچی کھچی انسانی اقدار کے بندھنوں سے بالکل آزاد ہو جائے تو اپنی معمولی سی معمولی خواہش کے پورا کرنے اور نفع اندوزی کی خاطر اس کو کچھ بھی کر گزرنے میں کیا باک ہوگا، اب دنیا سمٹ کر ایک گھروندا بن کر رہ گئی ہے، ہم اپنے گرد و پیش ہی نہیں بلکہ مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک نظر دوڑائیں تو نظر آئے گا کہ قتل و خونریزی، غارتگری، لوٹ مار، بے حیائی اور فحاشی، بے مروتی اور طوطا چشمی، منافقت، مکر و فریب، دھوکا دہی اور بغض و حسد کی ایسی طوفانی ہوائیں چل رہی ہیں کہ خدا ہی اپنے فضل و کرم سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

دعویٰ تو یہ کیا جا رہا ہے کہ انسان نے ترقی کی ہے، وہ پہلے سے زیادہ مہذب و متمدن ہوا ہے، زندگی کے ان وسائل اور سہولتوں کو ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے جن کا انسانی تصور و خیال میں آنا محال تھا، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان سائنسی ترقیوں کے بعد انسان ان حقائق اور وعدوں پر ایمان لاتا جو خالق کائنات نے اپنے نیک بندوں سے کئے، وحی کے ذریعہ اپنے رسول کو بتائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفصیل بیان کی ہے، جن لوگوں نے انکار کیا تھا ان کے انکار کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ اپنی محدود عقل کے دائرہ میں جس پر اوہام و خرافات کا غلبہ تھا، محال سمجھ کر اس پر یقین نہیں لاتے تھے، لیکن جدید ترقیوں نے کسی بھی صاحب فہم و ذکا کے لئے ان حقائق کو سمجھنے کے لئے راستہ ہموار کر دیا ہے۔

مگر ان ترقیات کے نشہ میں انسان نے ان حقائق کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی بلکہ ترقیات کے نقد فوائد کے سامنے وہ ان دائمی فوائد پر غور کرنے کے لئے ہوش میں ہی نہیں ہے اور اپنے کو مختلف منصوبوں میں کامیاب پا کر خود کو برسرحق اور مقبول سمجھنے لگا ہے اور بجائے اس کے کہ ضمیر کی خلش محسوس کرے، اپنی ہر کامیابی کے ساتھ اور زیادہ غافل و مطمئن ہوتا جاتا ہے اور اپنے عمل پر احتساب کی ضرورت ہی سرے سے نہیں سمجھتا، قرآن کریم نے اس ترقی کا بھی راز کھول کر بیان کر دیا ہے پھر بھی انسان غور کرنے کے حال میں نہیں۔ فرمایا:

''من كان يريد العاجلة عجلنا له فيها مانشاء لمن نريد۔''

ترجمہ: ''جو کوئی دنیا کی نیت رکھے گا ہم اس کو دنیا میں سے جتنا چاہیں گے جس کے واسطے چاہیں گے، فوراً ہی دے دیں گے۔''

بہت وضاحت کے ساتھ یہ بات کہہ دی گئی کہ ہم طالب دنیا کو دنیا دیں گے لیکن یہ ضروری نہیں کہ اتنا دیں جتنا وہ چاہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر چاہنے والے کو دیں، اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی اپنی چاہت میں کامیاب ہوتا ہے اور کوئی ناکام اور کوئی تو ایسا ناکام ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور وہاں پہنچ جاتا ہے جہاں تلافی کی راہیں بند ہو چکی ہوتی ہیں اور اس کا انجام اس دنیا کے بنانے والے کا غضب اور آگ کی دائمی سزا ہوگی، جس کو آیت کے دوسرے جزو میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

''ثم جعلنا له جهنم يصلها مذموماً مدحوراً۔''

ترجمہ: ''پھر ہم اس کے لئے جہنم رکھیں گے، اس میں وہ بدحال اور راندہ ہو کر داخل ہوگا۔''

آیت کے اس دوسرے جزو سے یہ بات خوب واضح ہو گئی کہ فوری کامیابی مطلق صورت میں ہرگز خوش کرنے والی نہیں، دیکھنا تو یہ چاہئے کہ اس کا آخری انجام کیا ہے اگر صرف دنیا ہی تک اس کا نفع محدود ہے تو خرابی ہی خرابی ہے۔

عاجلہ یعنی دنیائے فانی کی بڑھی ہوئی ہوس نے اس وقت جو صورت حال پیدا کر دی ہے ہر صاحب عقل و شعور اس کو دیکھ کر حیران و ششدر ہے

اور کوئی بات بنائے نہیں بن رہی ہے، جو کچھ ہوش و حواس رکھتے ہیں اور ان خرابیوں سے نکلنے کی راہ دکھانے کی فکر و کوشش کرتے ہیں، ان کو یہ کہہ کر ناقابل اعتناء بنانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ قدیم طرز اور پرانی فکر کے لوگ ہیں ان کو نئی روشنی نہیں بھاتی، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت قافلۂ انسانیت کی کشتی سخت خطرات سے دوچار ہے، بالکل اسی طرح جیسے کشتی سے موجوں کے تھپیڑے ٹکرا رہے ہوں، رات کی تاریکی ہو، اس پر ستم بالائے ستم یہ کہ کالی کالی گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوں اوپر سے بادل ٹوٹ کر برس رہا ہو اور نیچے پہاڑ جیسی موجیں اٹھ رہی ہوں، ان کے شور و گھن گرج سے دل ہلے جا رہے ہوں اور چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی ہوں، اس خوفناک منظر کی تصویر کشی قرآن کریم سے بڑھ کر کون کرسکتا ہے:

"جیسے دریائے عمیق میں اندھیرے، جس پر لہر چلی آتی ہو اور اس کے اوپر اور لہر (آ رہی ہو) اور اس کے اوپر بادل ہو غرض اندھیرے ہی اندھیرے ہوں ایک پر ایک (چھایا ہو) جب اپنا ہاتھ نکالے تو کچھ نہ دیکھے۔"

اس وقت کی صورت حال اس دور اور ماحول کو تازہ کررہی ہے جو بعثت نبوی سے قبل تھی، مادہ پرستی کا ایسا جادو چلا ہوا ہے کہ اس کی لت اور طلب میں غیر تو غیر، امت مسلمہ کے بہت سے افراد اس کے پیچھے اپنی دینی غیرت وحمیت تک کو خیرباد کہہ کر اسی کے پیچھے دوڑنے لگتے ہیں، بلکہ بسا اوقات تو اسی کی طلب و چاہت یا سستی شہرت و جاہ کی طلب میں قومی وملی مفاد تک کو داؤ پر لگادیتے ہیں اور ایسے لوگوں کی خوب پذیرائی ہوتی ہے، اس لئے کہ دین دشمن طاقتوں کو ایسے مہروں کی ضرورت ہوتی ہے، یہ مہنگا سودا کتنے دن کے لئے!! ایسے لوگوں کو اس آیت کو بار بار پڑھنا چاہئے جو اوپر گزر چکی ہے، شاید اس کی کوئی ضرب آنکھیں کھول دے، آیت کو پھر سے پڑھ لیجئے:

"من کان یرید العاجلة عجلنا له فیها مانشاء لمن نرید ثم جعلنا له جهنم یصلها مذموما مدحوراً"

جب پوری انسانیت کا مزاج وہ بن گیا ہو جس کی ہلکی سی جھلک اوپر پیش کی گئی اور اس پر ستم یہ کہ امت مسلمہ کے بھی کچھ افراد اسی دھارے میں بہنے لگیں اور اسلامی اصول واقدار کی مخالفت پر اتر آئیں تو ایسے میں امت مسلمہ کے علماء ربانیین اور مخلص داعیوں کا کام بہت مشکل ہوجاتا ہے اور ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے، اس لئے کہ نبی آخر الزماں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے علماء ہی کو اب تا قیامت کار نبوت کی نیابت کرنی ہے اور جب کار نبوت کی نیابت کرنی ہے تو ان مشکلات ودشواریوں سے بھی دوچار ہونا پڑے گا، جن سے انبیاء کرام کو گزرنا پڑا ہے، لہٰذا علماء کو بھی اسی طعن و تشنیع اور ملامت سے سابقہ پڑے گا، جس سے انبیاء کرام گزرے ہیں، اس بگڑے ہوئے ماحول کے طوفانی جھکڑوں میں جب صبر وثبات کا ثبوت دیا جائے گا تو اس کے نتائج بھی نصرت خداوندی سے سامنے آئیں گے۔

تھوڑی دیر کے لئے حضرت مجدد الف ثانی کے دور کو نگاہوں میں لائیے اور ان خطرات و مشکلات کے ساتھ جو حکومت وقت کی طرف سے درپیش تھیں، مال ودولت کے طلبگار، طالب دنیا علماء سوء کی بھی سازشوں پر نظر ڈالئے تو معلوم ہوگا کہ اس دیار میں بقائے اسلام کی کوئی کرن دکھائی نہیں دیتی تھی مگر:

"جہانے را دگرگوں کرد یک مرد خود آگاہے"

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی سعی مشکور کے نتیجہ میں اس دیار میں دین اسلام کا چراغ اس طرح روشن ہے کہ دوسرے ملکوں کے مسلمان اس سے روشنی حاصل کررہے ہیں، اس لئے گو ہوا مخالف ہے اور باد صرصر کے جھونکے چل رہے ہیں، دنیا کی تمام قوموں کے ساتھ ساتھ اپنوں نے بھی تعلیمات نبوت کی من مانی شرح وتفصیل شروع کردی ہے اور ہمارے بعض ممالک کے سربراہان بھی اپنی حکومتوں میں رکاوٹ سمجھ کر دین اسلام کے مخالف ہوگئے ہیں۔ علماء اور دینی کارکنوں کو ان کے مقابلہ میں ہمت نہ ہارنی چاہئے بلکہ: "ان تنصروا اللّٰه ینصرکم ویثبت اقدامکم" کے خدائی وعدہ پر اعتماد و بھروسہ کرکے اپنے کام کو جاری رکھنا چاہئے پھر وہ وقت بھی آئے گا جب تاریکی کے بادل چھٹیں گے اور حق وصداقت کی صبح نمودار ہوگی۔

اس وقت دنیا میں جو اندھیر مچا ہوا ہے وہ کمزور ایمان والوں میں یہ وسوسہ نہ پیدا کرے کہ نعوذ باللہ اب بات خدائے بزرگ و برتر کی قدرت و اختیار سے باہر ہوگئی ہے اور وہ مجبور ولاچار ہے، یہ ایک مومن کا عقیدہ نہیں بلکہ جو کچھ ہو رہا ہے اس کی طرف سے استدراج اور ڈھیل کے طور پر ہورہا ہے، اس لئے ہمت ہارنے کی کوئی وجہ نہیں۔ ہاں! حسن تدبیر اور حکمت و دانش مندی کے ساتھ داعیوں اور دینی کارکنوں کو اپنا سفر جاری رکھنا چاہئے اور ہمت و حوصلہ کے ساتھ خدمت دین وملت کے لئے کمربستہ رہنا چاہئے، اس لئے کہ اس اندھیر کی مکافات عمل کا ایک وقت مقرر ہے جو ایک نہ ایک دن ضرور بالضرور آکے رہے گا۔

☆☆......☆☆

قادیانیوں کی نئی میڈیا مہم

عبدالقدوس محمدی

لاہور میں قادیانیوں پر ہونے والے حملوں کے بعد کی صورت حال کو سمجھنے کے لئے موقر قومی جریدے روزنامہ نوائے وقت میں ۷/جون کو شائع ہونے والی یہ رپورٹ ملاحظہ فرمائیں:

''انتہائی ذمہ دار ذرائع کے مطابق قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہوں پر حملوں کو ایک زبردست موقع کے طور پر استعمال کیا ہے اور ذرائع ابلاغ میں ایک ایسی بحث چھیڑنے میں کامیاب ہو گئے ہیں جو براہ راست ان کے اقلیتی اسٹیٹس سے متعلق ہے۔ قادیانی ذمہ داران نے پاکستانی ذرائع ابلاغ سے اپنے منفعت آمیز روابط میں تیز رفتاری سے اضافہ کیا ہے۔ قادیانی عبادت گاہوں پر لاہور حملوں کے بعد لندن میں ہونے والے ایک اجلاس میں قادیانی ذمہ داران نے یہ طے کیا تھا کہ ذرائع ابلاغ پر جس طرح اور جس قیمت پر بھی ممکن ہو اپنے موقف کے ابلاغ کا راستہ ہموار کیا جائے، چنانچہ پہلے ہی مرحلے پر لاہور کے اہم قادیانی ذمہ داران نے برقیاتی ذرائع ابلاغ کے بعض اینکرز کو رام کرنے میں کامیابی حاصل کر لی۔ نوائے وقت کو اپنے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ الیکٹرونک میڈیا کے اینکرز کے علاوہ اخبارات و جرائد سے روابط ان کا کالم نگاروں کا بھی بعض ادارے بڑی باریک بینی سے جائزہ لے رہے ہیں جو اس کھیل میں بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر شریک ہو گئے ہیں۔ اس ضمن میں لاہور کے حلقوں میں گردش کرنے والی ایک لسٹ بھی گرما گرم موضوع بنی ہوئی ہے جس میں لاہور میں مرکزی دفاتر رکھنے والے دو الیکٹرونک چینل کے پانچ افراد کے نام بھی شامل ہیں۔''

ذرائع ابلاغ پر گہری نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ اس وقت میڈیا کے ہتھیار کو قادیانی بڑی مہارت سے استعمال کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایکسپریس کے مبشر لقمان کی کھری باتیں اور سرگرمیاں ہوں یا بی بی سی کے محمد حنیف اور اس قبیل کے دوسرے لوگوں کی زہر میں بجھی ہوئی تحریریں، اجمل نیازی جیسے شخص کی طرف سے ظفر اللہ خان کی وکالت اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی قصیدہ گوئی ہو یا گورنر پنجاب اور نجم سیٹھی کے قادیانیت نواز گروپ کے اردو انگریزی اخبارات اور ٹی وی چینل کی قادیانیوں کی حمایت میں مہم ہو، بعض ذرائع ابلاغ میں قادیانیوں کے لئے شہید کی اصطلاح کا استعمال ہو یا قادیانیوں کو احمدی مسلمانوں کے روپ میں پیش کرنے کی کوشش، بعض ٹی وی چینل پر نشر ہونے والے یکطرفہ ٹاک شوز ہوں یا مرزا غلام احمد جونیئر کی اسلام اور آئین پاکستان سے باغیانہ اور جارحانہ پریس کانفرنس یہ سب کچھ اسی مہم کا حصہ ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قادیانی پہلے کی طرح اب بھی اپنے اس مذموم مقصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہو پائیں گے کیونکہ اللہ کی شان دیکھئے بہت سے ایسے صحافی، اہل قلم اور ذرائع ابلاغ قادیانیت کے بخیئے ادھیڑ دیتے ہیں جن کی قادیانیوں کو سرے سے توقع ہی نہیں ہوتی۔ اس سلسلے میں معروف کالم نگار عباس اطہر کے کالموں کا سلسلہ اور ان کی گفتگو کو اس منظر نامے میں سب سے دلچسپ قرار دیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے بڑے واشگاف الفاظ میں کہا کہ قادیانیوں کے بارے میں پورا سچ نہیں بول سکتا۔ شاہ جی اگرچہ بعض مغالطوں کا شکار ہیں تاہم انہوں نے بعض مواقع پر قادیانیوں پر ایسے تابڑ توڑ حملے کئے جس سے یقیناً قادیانی بلبلا اٹھے ہوں گے۔

موجودہ میڈیا مہم کے دوران قادیانیوں نے تین سوالات کو بڑی مہارت سے اچھالا ہے:

(۱) لوگ قادیانیوں سے نفرت کیوں کرتے ہیں؟

(۲) انہیں بطور اقلیت ان کے حقوق کیوں نہیں دیئے جاتے؟

(۳) انہیں پاکستان کے عام شہریوں کی طرح رہنے کا حق کیوں حاصل نہیں؟

عباس اطہر کے بقول ان تینوں سوالات کا جواب مسلمانوں سے پوچھنے کی بجائے خود

قادیانیوں کو اپنے عقیدے، رویے اور طرز عمل میں تلاش کرنا چاہئے

☆ اگر قادیانیوں کے عقیدے، تاریخ اور رویے میں ان سوالات کا جواب ڈھونڈا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ قادیانیوں سے مسلمانوں کی نفرت اور جھگڑے کی سب سے پہلی اور بڑی بنیاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے لوگوں کی محبت وعقیدت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی ختم کرنے کے لئے جعلی نبوت کا ڈھونگ رچایا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج وتخت ختم نبوت پر ڈاکا زنی کی جسارت کی ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر اعمال کے لحاظ سے گیا گزرا مسلمان بھی جذباتی ہو جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے حوالے سے مسلمانوں کی جذباتی وابستگی اور والہانہ پن کا اندازہ توہین رسالت کی حالیہ عالمی تحریک کے دوران مسلمانوں کے ردعمل سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

☆ حب رسول اور حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قادیانیت سے نفرت کی دوسری بڑی وجہ "دین" ہے۔ کوئی بھی مسلمان اپنے دینی معاملات اور "شناخت" کے مسئلہ پر بہت ہی حساس اور غیور ہوتا ہے۔ اس واقعہ کے بعد جس طرح مسجد نما قادیانی عبادت گاہیں، گنبد ومینار، اذان اور جمعہ کی صورت میں قادیانیوں کی طرف سے کھلم کھلا مسلمانوں کی "شناخت" کو مسخ کرنے اور جعل سازی کا ارتکاب سامنے آیا یہ بھی ایک بہت بڑی وجہ ہے جس کے نتیجے میں مسلمان قادیانیت سے نفرت کرتے ہیں۔ کوئی ادارہ اپنا مونوگرام کسی کو استعمال نہیں کرنے دیتا، پولیس اور فوج اپنی وردی کسی کو پہننے کی اجازت نہیں دیتے، بہت سے مینوفیکچررز "نقالوں سے ہوشیار رہئے" کی تاکید کرتے ہیں، جب ذاتی، ادارہ جاتی اور کاروباری معاملات میں اس قسم کی حساسیت پائی جاتی ہے تو خود سوچئے کہ دینی معاملات میں یہ کس قدر زیادہ ہوگی؟

☆ یہ بات اپنی جگہ بالکل بجا اور درست ہے کہ اقلیتوں کے جان ومال کا تحفظ ریاست کی ذمہ داری ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ قادیانیت سے جس حد تک نفرت کی جاتی ہے وہ رویہ ہندوؤں، سکھوں، پارسیوں، عیسائیوں اور دیگر اقلیتوں کے ساتھ ہرگز نہیں۔ جہاں تک عیسائی چرچوں پر افسوسناک اور قابل مذمت حملوں کا تعلق ہے اس کی بنیاد بھی ان کا اقلیت ہونا یا مذہب نہیں بلکہ ان حملوں کے پیچھے بھی سیاسی عوامل اور دیگر امور کارفرما ہیں جو اس وقت ہمارا موضوع نہیں۔ قادیانیوں کے بارے میں اصل مسئلہ اقلیت ہونا ہرگز نہیں، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ خود کو اقلیت تسلیم کرنے کے لئے ہی آمادہ نہیں اور بزعم خود اسلام اور پاکستان کے ٹھیکیدار بننے کی کوشش کرتے

ہیں، وہ دین اسلام کو توڑ مروڑ کر، دینی شعائر کو استعمال کرکے اسلامی اصطلاحات کو بروئے کار لاکر اور نبوت، صحابیت حتیٰ کہ امہات المومنین کے مناصب پر قبضہ کرکے دین کے متوازی اپنا دین بنانے کے مرتکب ہوتے ہیں اور یہ بات مسلمانوں کے لئے قابل برداشت نہیں۔

☆...... قادیانیوں کا عالمی استعماری قوتوں سے گٹھ جوڑ بھی قادیانیوں کے خلاف نفرت کی ایک بڑی وجہ بتائی جاتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا قرار دیا اور آج کے دور میں جس طرح استعماری قوتیں قادیانیوں کو پناہ دیتی اور ان کی پشت پناہی کرتی ہیں اس کی وجہ سے بھی ان قوتوں کے خلاف مسلمانوں کی نفرت اور غم وغصہ کا نشانہ لازمی طور پر قادیانیوں کو بھی بننا پڑتا ہے، حالیہ دنوں میں اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں دنیا بھر میں جو ایک بیداری کی لہر اٹھی ہے اس کے دوران بھی لوگوں کو اس بات کا یقین ہوچلا ہے کہ اسرائیل کی فوج میں سینکڑوں قادیانیوں کی موجودگی اور تل ابیب، چناب نگر اور لندن کا باہمی گٹھ جوڑ مسلمانوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کے مترادف ہے۔

☆...... حال ہی میں کراچی میں مولانا مفتی سعید احمد جلال پوریؒ اور ان کے رفقاء کو شہید کیا گیا، اس سے قبل مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ، مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ، مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ اور تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر سرگرم عمل اور پرامن طریقے سے قانونی دائرے میں رہ کر قادیانیوں کا تعاقب کرنے والے دیگر علماء کرام کو جب شہید کیا جاتا ہے تو ان کے ہزاروں اور لاکھوں مریدین اور متعلقین کے دلوں میں نفرت اور غم وغصہ کا پیدا ہونا یقینی امر ہے، اس لئے قادیانی اگر نفرت سے بچنا چاہتے ہیں تو دہشت گردی سے باز رہنے کی کوشش کریں۔

☆...... ان اسباب ووجوہات کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کی پُراسراریت بھی ان کے بارے میں چہ میگوئیوں کی وجہ بنتی ہے مثلاً لاہور واقعے کے بعد قادیانی سی سی ٹی وی فوٹیج دینے کے لئے تیار نہیں ہوئے، انہوں نے اپنی عبادت گاہ کا حصار کرلیا اور میڈیا کو اندر نہیں جانے دیا، تدفین کے موقع پر چناب نگر میں میڈیا کو نہیں جانے دیا گیا، پولیس سے اسلحہ چھین کر فائرنگ کرتے رہے یہ اقدام عسکری تربیت کے بغیر ممکن نہیں، عام حالات میں سیکورٹی قبول کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے، یہ سب چیزیں عام آدمی کو سوچنے پر مجبور کرتی ہیں کہ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

جب تک یہ بنیادیں اور یہ اسباب ومحرکات کلی طور پر ختم نہیں ہوجاتے اس وقت تک شاید قادیانیوں کے خلاف نفرت کا خاتمہ ممکن نہ ہوسکے، بے شک وقتی طور پر قادیانی مظلومیت کی آڑ میں کتنی ہی ہمدردیاں حاصل کرنے میں کیوں کامیاب نہ ہوجائیں اس معاملے کا ایک ہی حل ہے کہ قادیانی، قادیانیت سے نجات حاصل کرکے اسلام کے دامن رحمت میں پناہ حاصل کرلیں اور قادیانیت کو حقیقی آئینہ دکھانے والے اہل قلم کو گالیاں اور دھمکیاں دینے کی بجائے اپنے عقیدے، نظریے، تاریخی کردار، رویے اور اپنی مذہبی حیثیت پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور پھر صراط مستقیم اختیار کرنے کا عزم مصمم کرلیں۔

والسلام علیٰ من اتبع الهدیٰ

(بشکریہ روزنامہ اسلام کراچی، ۱۰/جون ۲۰۱۰ء)

خواتین میں ردِ قادیانیت کورس

سکھر... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ فاطمۃ الزہرا للبنات بیراج کالونی سکھر میں تین روزہ قادیانیت کورس منعقد ہوا، جس میں جامعہ کی طالبات کے علاوہ سینکڑوں خواتین نے شرکت کی۔

۱۴/مئی صبح ۱۱ بجے سے بارہ بجے تک مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرزا قادیانی کے دعاوی باطلہ کا رد کیا۔

۱۵/مئی مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر خطاب کیا۔

۱۶/مئی مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے حیات اور رفع ونزول مسیح علیہ السلام اور مہدی علیہ الرضوان کے عنوان پر خطاب کیا۔ تینوں دن سینکڑوں خواتین نے بڑی دلچسپی سے شرکت کی اور قادیانیت کے دجل وفریب کو سمجھنے کا موقع ملا۔

مبلغین ختم نبوت کا سکھر کی مختلف مساجد میں خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ۱۴/مئی کا جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد کریمیہ سوکھا تالاب اور جامع مسجد صدیقیہ مدینہ کالونی سکھر میں دیا۔ مغرب کے بعد جامع مسجد بندر روڈ، نماز عشاء کے بعد جامع مسجد نواں گوٹھ میں خطاب کیا۔

۱۴/مئی بعد نماز عشاء جامع مسجد گول مدرسہ اعزاز العلوم بیراج کالونی میں جلسہ سے خطاب کیا۔

۱۵/مئی رحمانی مسجد بیراج کالونی۔ ۱۶/مئی جامعہ فاطمۃ الزہرا بیراج کالونی میں خطاب کیا۔

مولانا مفتی راشد مدنی نے مدنی مسجد شاہی بازار میں خطاب کیا۔

تمام پروگراموں کی نگرانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے ناظم اعلیٰ مولانا عبداللطیف اشرفی نے کی۔

مسجد خانقاہ سراجیہ میں دستار بندی کی پُر وقار تقریب میں

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کا خطاب

مورخہ ۷/مئی ۲۰۱۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز ظہر حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس سرہ کے وصال کے بعد مسجد خانقاہ سراجیہ میں نہایت سادگی سے ایک پُر وقار مجلس منعقد ہوئی، جس میں حضرتؒ کے پانچوں خلفاء حضرت حاجی عبدالرشید صاحب رحیم یار خان، حضرت مولانا نذر الرحمٰن صاحب رائیونڈ، حضرت مولانا عبدالغفور صاحب ٹیکسلا، حضرت مولانا گل حبیب صاحب بلوچستان، حضرت مولانا محب اللہ صاحب لورالائی اور حضرت رحمہ اللہ کے خاندان کے تمام حضرات اور خانقاہ سراجیہ میں موجود سب مریدین اور متوسلین شریک تھے۔ اس مجلس میں پانچوں خلفاء نے متفقہ طور پر حضرت مولانا عزیز احمد صاحب اور مولانا خلیل احمد صاحب کو سلسلہ کی اجازت خلافت اور نسبت باطنیہ سے نوازا اور دستار خلافت عنایت کی۔ اس کے بعد حضرت مولانا خلیل احمد صاحب کی مسند نشینی کا اعلان کیا گیا اور حضرت مولانا عزیز احمد صاحب کو مجلس ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام، خانقاہ سراجیہ بنگلہ دیش، انگلینڈ وغیرہ بیرون ممالک سے متعلقہ امور کا ذمہ دار مقرر کیا گیا، اس مجلس سے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے روح پرور بیان کیا، پھر حاجی عبدالرشید صاحب نے خطاب کیا اور دعا ہوئی۔ اس کے بعد تمام حاضرین نے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی۔

عبدالرحمٰن ضیاؔ نقشبندی مجددی

خطبہ مسنونہ کے بعد:

حضرات علماء کرام، قبلہ حضرت صاحب رحمہ اللہ کے تمام خلفاء اور متوسلین و معتقدین! حضرت صاحب رحمہ اللہ کا وجود مسعود، ہمارے لئے ایک بہت بڑا گھنا سایہ تھا، آج وہ سایہ ہمارے سروں سے اٹھ چکا ہے، تاریخ میں انبیاء علیہم السلام، ان کی سرپرستی اور قیادت سے امت محروم ہوئی ہے اور یہ محرومی ہر زمانے میں امت کا بہت بڑا خسارہ تصور کیا جاتا تھا، آج حضرت رحمہ اللہ کی رحلت ایک بار پھر پوری امت کے لئے ایک بہت بڑا خسارہ ہے، پوری امت کے لئے ایک بہت بڑا دھچکا ہے اور اس کے سوا کر بھی کیا سکتے ہیں کہ اپنے رب سے صبر کی دعا کریں، اللہ سے تسلی مانگیں، اللہ رب العزت کے علاوہ ان غمزدہ دلوں کو اور کوئی تسلی نہیں دے سکتا۔ حضرتؒ کی جدائی سے ان کے متعلقین و متوسلین کو جو صدمہ پہنچا ہے، اس صدمے کا ازالہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و مہربانی سے ہی کر سکتا ہے۔ حضرت کا یہ سانحہ ارتحال صرف اس خانقاہ کا نقصان نہیں ہے، صرف حضرت کی اولاد کا نقصان نہیں ہے بلکہ یہ پوری امت کا نقصان ہے اور کل کے جنازے کے اجتماع میں لوگوں کا یہ ہجوم اور تاحد نظر انسانوں کے سر ہی سر، یہ خالصتاً حضرتؒ سے عقیدت اور روحانی تعلق ہی تھا کہ دنیا میں اس تعلق سے بڑھ کر اور کوئی تعلق نہیں ہے، حضرتؒ نے دنیا کی یہ محبت کیسے حاصل کی؟ یہ قبولیت کیسے حاصل کی؟ یہ جہان جہان کی محبتیں اور روحانیت اور یہ تمام عالم کا غمگین ہونا، آخر یہ کیا چیز تھی؟ یہ خاموش مبلغ جنہوں نے کبھی کسی جلسے میں خطاب نہیں کیا، کبھی پند و نصیحت کی محفلیں نہیں جمائیں، اس کے باوجود ان کا یہ خاموش پیغام کس طرح لوگوں کے دلوں کے اندر جاگزیں ہوا؟ حضرت نے اپنے احساسات کو کس طرح لوگوں کے دلوں کی گہرائی تک پہنچایا، یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کی دین تھی، اللہ تعالیٰ نے آپ کے اندر جو صلاحیت پیدا کی، یہ اسی کا اثر تھا اور آج دنیا جو غم میں ڈوبی ہوئی نظر آرہی ہے یہ حضرت کا اخلاص تھا جو آپ نے اپنے نصب العین، اپنے مشن اور اپنے کاز کے ساتھ ثابت کر کے دکھایا اور حضرت نے کس کس طرح لوگوں کو کھینچ کھینچ کر اپنے رب کے ساتھ ملایا؟ اپنے رب کے ساتھ مخلوق کا رشتہ جوڑنے میں حضرتؒ کا کتنا عظیم کردار ہے؟ جو آج ہر شخص اپنی آنکھ سے دیکھ سکتا ہے۔

میرے محترم دوستو! ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے کہ دنیا میں جو بھی آیا، جانے کے لئے آیا، ہمیشہ ہمیشہ یہاں رہنے کے لئے کوئی نہیں آیا، کتنے کتنے عظیم لوگ دنیا میں آتے رہے اور جاتے رہے، اور اکابر کی ساری زندگی کی تعلیم و تربیت جو انہوں نے ہمیں دی ہے، آج اس پر ہماری نظر نہیں رہی کہ انہوں نے ہمیں کیا سمجھایا؟ اللہ رب العزت نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی جماعت کو جو تعلیم دی وہ ہم سب کے لئے تعلیم ہے اور ہمارے اکابر نے بھی ہمیں وہی تعلیم دی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نہیں رہے، موت کا یہ پردہ بہرحال درمیان میں حائل ہو گیا اور ایک جدائی درمیان میں آئی، اگر ہم اپنے اکابر کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں اور ان کی عقیدت کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو پھر جس نصب العین کے ساتھ

حضرت رحمہ اللہ وابستہ تھے تو ہم بھی اسی نصب العین کے ساتھ وابستہ رہیں۔ اب اگلی بات یہ ہے کہ ہم حضرت رحمہ اللہ کی روح کا تصور کریں کہ حضرتؒ ہمارے اوپر بہت بڑا بوجھ چھوڑ گئے ہیں کہ جس چیز پر انہوں نے ہمیں کھڑا کیا ہے یہ ہمارا امتحان ہے کہ ہم اس چیز پر قائم رہتے ہیں یا نہیں؟ اب ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اس سلسلہ کو آگے چلائیں، اس کو قائم دائم رکھیں، جب بھی اس قسم کے اکابر دنیا سے جاتے ہیں تو پھر پوری جماعت میں یہ فکر دامن گیر ہوجاتی ہے کہ ان کا جانشین کون ہوگا؟ اس کام کو کون سنبھالے گا؟ اس نظم کو کون سنبھالے گا؟

’’واذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن قال انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی قال لاینال عھدی الظالمین۔‘‘

قرآن کریم کی اس آیت میں ایک زریں اصول بیان کیا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کا امتحان لیا اور وہ اس امتحان میں پورے اترے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو عظیم الشان مرتبہ امامت عنایت فرمایا اور فرمایا: ’’انی جاعلک للناس اماما‘‘ تو ابراہیم علیہ السلام نے بتقاضۂ بشریت فرمایا: ’’ومن ذریتی‘‘ تو جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’لا ینال عھدی الظالمین‘‘ نااہل ہمارے عہد کے قریب بھی نہیں آسکتے۔ ہمارے اکابر نے اپنی زندگی میں اسی اصول پر عمل کیا، محض خاندانی خلافت پر عمل نہیں کیا، اگر صلاحیت اور اہلیت ہے تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں اور آج ہمیں خوشی ہے اور ہمیں فخر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت رحمہ اللہ کو اولاد وہ دی الحمدللہ باصلاحیت دی اور ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس خانقاہ کے فیض کو اسی خاندان میں جاری و ساری رکھے، ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے اور ہمیں خوشی ہوگی۔

ہمارے صاحبزادے عزیز احمد صاحب، صاحبزادہ خلیل احمد صاحب، صاحبزادہ رشید احمد صاحب، صاحبزادہ سعید احمد صاحب، صاحبزادہ نجیب احمد صاحب اور جہاں تک میرا ذاتی تعلق ہے وہ یہ ہے کہ ایک باپ کو اپنی اولاد کے لئے جو فکر دامن گیر ہوتی ہے میں نے وہی فکرمندی اپنے اندر پائی ہے اور میں خود کو اس خاندان کا ایک فرد تصور کرتا ہوں، میرے پاس کسی نے سیل پر میسج بھیجا کہ آپ دوسری مرتبہ یتیم ہوگئے ہیں، اس نے یہ ٹھیک سمجھا اور مجھے یہ تعلق میرے والد محترم رحمہ اللہ کی طرف سے منتقل ہوا، ہم جس محاذ پر کام کر رہے ہیں، یہ طوفانوں کا میدان ہے، میں ہر جگہ یہ گواہی دوں گا کہ جب بھی ہماری طرف کوئی طوفان آنے لگا تو حضرت رحمہ اللہ اس طوفان کے سامنے پہاڑ تھے، تو پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ ہم نے اتنی بڑی متاع کھودی ہے، وہ میرے لئے اتنی بڑی متاع تھے، میں اتنی بڑی متاع سے محروم ہوا ہوں، لیکن بہرحال ہمارے صاحبزادگان کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے، اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضرت کو ایسی طاقت دی تھی کہ حضرتؒ نے اس صحرا میں جو اہل دنیا کی محبت اور فریفتگی جمع کر رکھی ہے اس کی نظیر ملنا مشکل ہے، بہرحال اب یہ آپ کا امتحان ہے اور آپ کے رویوں پر دارومدار ہے کہ یہ حضرات خوب سے خوب حالت پر برقرار رہیں، پہلے اپنے گھر میں، بھائیوں میں اور خاندان کے لوگ ایک دوسرے کا سہارا بنیں، ایک دوسرے سے محبت کا تعلق قائم رکھیں، پورے ماحول کو سنبھالیں۔ کل میں ایک کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا جس میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اثر منقول تھا۔ حدیث تو لمبی ہے، اس کا ایک ٹکڑا ہے اس نے مجھے بہت متاثر کیا، فرمایا:

’’ما تکرھون فی الجماعۃ خیر کم مما تحبون فی الفرقۃ‘‘

حضرت خواجہ خان محمدؒ دینی تحریکوں، مدارس اور اداروں کے بلاامتیاز سرپرست اور مربی تھے

گوجرانوالہ..... متحدہ جمعیت اہل حدیث پاکستان کے قائد مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا ہے کہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمدؒ دنیا بھر کی مسلم تحریکوں کے مربی اور محسن تھے۔ آپ عشق رسول میں فنا تھے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پاکستان ہی نہیں، دنیا بھر میں سرگرم عمل رہے، ان کی قیادت کا نتیجہ ہے کہ اس وقت بالخصوص پاکستان میں قادیانیت گالی بن چکی ہے۔ حضرت خواجہ خان محمدؒ اولیاء اللہ کے قافلے کے اس وقت سرخیل تھے، ان کی رحلت سے پیدا ہونے والا خلا صدیوں پر نہیں ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے خواجہ خواجگان کانفرنس دارالعلوم ختم نبوت ہاشمی کالونی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے کیا جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا پیر محمد اشرف مجددی نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، حضرت خواجہ خواجگان کے فرزند ارجمند حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، شاعر ختم نبوت الحاج سید سلمان گیلانی، جمعیت اشاعت التوحید والسنت کے ناظم اعلیٰ مولانا حافظ محمد صدیق نقشبندی، جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی راہنما مولانا سید عبدالمالک شاہ، مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کے استاد حدیث مولانا عبدالقدوس قارن، عالمی تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات سید احمد حسین زید، سیکرٹری مالیات پروفیسر حافظ محمد انور، مرکزی مبلغ مولانا محمد عارف شامی، قاری محمد ابوبکر خالد، قاری محمد عدنان، محمد یٰسین حقانی اور الحاج قاری محمد یوسف عثمانی نے بھی خطاب کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ حضرت خواجہ خان محمدؒ کے طویل دور امارت میں مجھے یہ شرف حاصل رہا ہے کہ میں نے سب سے زیادہ وعظ کئے اور حضرت سے داد وصول کی۔ حضرتؒ ختم نبوت کے کام کو سب امور پر ترجیح دیتے تھے۔ جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی سرپرست تھے، مگر تمام تر دباؤ کے باوجود جمعیت کی امارت قبول نہ کی وہ دینی تحریکوں، مدارس اور اداروں کے بلاامتیاز سرپرست اور مربی تھے۔

ترجمہ: ''جماعت کے اندر کوئی ناپسندیدہ چیز اکیلے ہونے کی حالت میں پسندیدہ چیز سے بہتر ہوتی ہے، یعنی ساری خیر جماعت کے ساتھ وابستہ رہنے کی صورت میں ہی ہے۔''

میں آج جب ظہر کی نماز میں حاضر ہوا تو مجھے بتایا گیا کہ حضرتؒ کے خلفا کے مشورہ سے خصوصاً حضرتؒ کے بڑے خلیفہ حاجی عبدالرشید صاحب جو حضرتؒ کے ہمعصر بھی ہیں اور حضرت کے شانہ بشانہ بھی رہے ہیں اور حضرت کے دوست بھی ہیں اور انتہائی قریبی خلفا میں سے ہیں اور میں جب ان کو دیکھتا تھا تو مجھے خیال ہوتا تھا کہ وہ حضرت کے مزاج کو خوب سمجھتے ہیں، حضرت خود خاموش رہتے تھے اور اگر کسی کو نصیحت کرنی ہوتی تو حاجی صاحب نصیحت کرتے تھے اور اگر کسی کو ڈانٹنا ہوتا تو بھی یہی ڈانٹتے تھے اور یہ سب ہماری خوش قسمتی ہے اس وقت اس ماحول میں ہمارے پاس ایک ایسے رہنما موجود ہیں جو حضرت کے مزاج کو بھی جانتے ہیں، خاندان کو بھی جانتے ہیں اور گھر کے ماحول کو بھی جانتے ہیں، اندر کی اچھی بھلی صورت حال کو بھی جانتے ہیں اور سب کاموں سے بڑھ کر اس بات پر مجھے خوشی ہوئی ہے کہ خانقاہ کی ذمہ داری اور حضرت کی خلافت کے لئے اور حضرت کے اس سلسلے کو آگے بڑھانے کے لئے حضرات کی مشاورت کے ساتھ صاحبزادہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب کو منتخب کیا ہے اور ختم نبوت کا کام اور خانقاہ سراجیہ ڈھاکا، بنگلہ دیش اور انگلینڈ وغیرہ بیرون ممالک سے متعلق معاملات صاحبزادہ عزیز احمد صاحب کے سپرد کئے گئے ہیں کہ وہ ان تمام معاملات کو آگے بڑھائیں گے، میں نے یہ پہلے عرض کیا کہ تمام معاملات کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتا ہے، پہلے حضرت صاحب رحمہ اللہ ان کاموں کو بخوبی انجام دیتے رہے اور آج اتفاق رائے اور دعا کے ساتھ اس معاملے کو طے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی خلیل احمد صاحب کو اس پر استقامت نصیب فرمائے اور خلافت کے بعد اس کام کو آسان فرمائے اور ہمیشہ کے لئے مرجع خلائق بنائے اور یہ تب ہی ہوسکتا ہے کہ گھر کے اندر سے گرم ہوائیں باہر نہ جائیں، گھر سے ٹھنڈی ہوائیں باہر جائیں، محبت کی ہوائیں چلیں، اتحاد کی ہوائیں چلیں اور اللہ تعالیٰ ان سب کو آباد رکھیں اور قائم و دائم رکھیں اور میرے خیال میں آپ سب کی رائے میرے ساتھ ہوگی۔ (سب کی طرف سے تائیدی جواب بلند ہوا انشاء اللہ) اس کے بعد حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب اور حضرت کے خلیفہ حاجی عبدالرشید صاحب نے اپنے دست مبارک سے حضرات کی دستار بندی کرائی۔ ☆☆

قادیانی جماعت کے ڈائریکٹر کی پریس کانفرنس شرانگیز اور جھوٹ کا پلندہ ہے

گوجرانوالہ....عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا پیر محمد اشرف مجددی، قاری منیر احمد قادری، الحاج قاری محمد یوسف عثمانی، مولانا محمد عارف شامی، حافظ محمد ثاقب، سید احمد حسین زید، پروفیسر حافظ محمد انور اور قاری عبدالغفور آرائیں نے قادیانی جماعت کے ڈائریکٹر غلام احمد قادیانی کی پریس کانفرنس کو شرانگیز، جھوٹا کا پلندہ، خلاف آئین اور اشتعال انگیز قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانیوں نے پاکستان اور پاکستان کے آئین کو تسلیم نہیں کیا، اپنی پریس کانفرنس میں پارلیمنٹ کو جعلی اور صدر کو جعلی قرار دے کر انہوں نے اپنے خبث باطن کو ظاہر کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ملک اور آئین کے باغی ہیں ان کے خلاف آئین کی دفعہ ۶ کے تحت کارروائی کی جائے اور لاہور میں مرزائیوں پر حملوں کی ہائیکورٹ کے جج سے تحقیقات کروائی جائیں، انہوں نے کہا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں اگر وہ اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت کے طور پر مان لیں تو انہیں تمام آئینی اور قانونی حقوق حاصل ہوجائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں جبکہ مسلمانوں کو کافر اور زانیوں کی اولاد قرار دیتے ہیں۔ قادیانیوں کو پارلیمنٹ نے غیر مسلم اقلیت قرار دیا جس میں قادیانی خلیفہ مرزا ناصر احمد آنجہانی نے بھرپور دلائل دیے۔ پارلیمنٹ میں ان کا کفر آشکارا ہونے پر انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ جھوٹ اور فریب قادیانیوں کا مذہبی جزو ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں پر حملوں کی آڑ میں قادیانی خود کو مسلمان کہلانے کی سازش رچائے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں نے پہلے بھی ان کے عزائم خاک میں ملائے ہیں اور اب بھی انہیں خاک چاٹنے پر مجبور کردیں گے، کوئی مسلمان یہ گوارا نہیں کرسکتا کہ آئین سے قادیانیت سے متعلق کسی شق کو چھیڑا جائے اگر ایسا ہوا تو پھر ملک گیر تحریک چلائی جائے گی۔

میرِ کارواں کی رحلت!

پانچویں قسط

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمومی کا اجلاس:

ان حالات میں روز بروز مجلس عمومی کے اجلاس کی تاریخیں قریب سے قریب تر ہورہی تھیں۔ اجلاس میں شرکت کے لئے حضرت بنوریؒ آمادہ تو ہوگئے۔ لیکن آپ نے حکم فرمایا کہ اجلاس میں بطور خاص حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب کو میرے حوالہ سے دعوت دے کر ان کی آمد کو یقینی بنایا جائے۔ اب یاد نہیں کہ حضرت خواجہؒ صاحب کے پاس کون گئے۔ کیا ہوا۔ بہرحال حضرت قبلہؒ نے اپنے استاذ حضرت شیخ بنوریؒ کے حکم پر اجلاس میں شریک ہونے کا وعدہ فرمالیا۔ جس کی حضرت بنوریؒ کو اطلاع کردی گئی۔ آپ نے بھی انشراح صدر کے ساتھ اجلاس میں شرکت کا یقینی وعدہ فرمالیا۔

اس موقع پر راقم اپنا تاثر اس طرح بیان کرسکتا ہے کہ غالباً حضرت بنوریؒ اپنی مصروفیات اور مجلس کی امارت کی اہمیت دونوں میں تطبیق اس طرح فرمانا چاہتے ہوں گے کہ اپنے معتمد اور جامع شخصیت جو مجلس کی امارت کے بوجھ کو اٹھاسکتے ہوں۔ وہ ان کو امیر بناکر اور خود اپنی رہنمائی وتعاون کے ساتھ پیچھے رہ کر ان دونوں کاموں کی تقسیم کار کرنا چاہتے تھے۔ تاکہ جامعہ اور مجلس کے کام دونوں کما حقہ چلتے رہیں۔ اس لئے آپ کی نظر انتخاب حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب پر پڑی۔ چنانچہ آپ کو بطور خاص اجلاس میں ملتان تشریف لانے پر پختہ وعدہ لیا۔ قرائن بتاتے ہیں کہ اس کے لئے انہوں نے مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کو بھی اعتماد میں لیا۔ یہ دونوں بزرگ اس زمانہ میں ہر اہم کام میں ایک دوسرے کے مشورہ کو ضروری سمجھتے تھے۔ لیکن جب مجلس عمومی کا اجلاس ہوا تو صورتحال یکسر تبدیل ہوگئی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت قبلہؒ نے جس ٹرین کو کندیاں سے پکڑنا تھا۔ اس سے رہ گئے۔ جو صبح ملتان پہنچتی ہے۔ دوسری ٹرین جو صبح کندیاں سے چلتی ہے اس نے ملتان اجلاس کے اختتام پر پہنچنا تھا۔ اس لئے آپ کندیاں سے واپس خانقاہ آگئے اور اجلاس کے وقت پر نہ پہنچ سکے۔ اس کے باعث سفر ملتوی کردیا۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر والوں کو بھی آپ نے فرمادیا تھا کہ وہ رات کی ٹرین سے ملتان کے لئے سفر کریں۔

حضرت قبلہ خود تو رہ گئے۔ مولانا محمد عبداللہ بروقت پہنچ گئے۔ حضرت شیخ بنوریؒ بھی صبح کے جہاز پر کراچی سے ملتان تشریف فرما ہوگئے۔ اجلاس شروع ہونے کا وقت ہوگیا۔ حضرت قبلہؒ نہیں تو مولانا عبداللہ نے عرض کیا کہ پروگرام تو پختہ تھا۔ ممکن ہے کہ ٹرین چھوٹ گئی ہو تو اب دوسری ٹرین سے دوپہر تک تشریف لائیں۔ حضرت بنوریؒ نے فرمادیا کہ صبح دس بجے کی بجائے اجلاس مؤخر کردیا جائے۔ اس زمانہ میں ڈائریکٹ ڈائلنگ کا نظم نہ تھا۔ ہوتا بھی تو خانقاہ سراجیہ میں فون کی سہولت موجود نہ تھی۔ اس زمانہ میں چشمہ کالونی ایک ارادت مند کے ذریعہ رابطہ ہوتا تھا۔ کال بک کرائی جاتی تو بھی گھنٹوں باری کی انتظار کرنا پڑتی تھی۔ اس تگ ودو میں ظہر کے بعد اجلاس شروع ہوا۔ جب دوسری ٹرین آگئی اس پر حضرت قبلہؒ تشریف نہ لائے۔ اب حضرت قبلہؒ بھی تشریف نہیں لاسکے۔ حضرت شیخ بنوریؒ آپ سے مشورہ بھی نہیں کرسکے۔ ادھر اجلاس حضرت بنوریؒ کی صدارت میں شروع۔ تلاوت کے بعد سابقہ اجلاس عمومی کی کارروائی پڑھی گئی۔ اس کی توثیق ہوتے ہی حضرت بنوریؒ کا نام پیش ہوا۔ تمام حاضرین نے یک زبان ہوکر نہ صرف تائید کی بلکہ ہاتھ بھی بلند کردیئے۔ حضرت بنوریؒ کچھ فرمانا چاہتے تھے کہ حضرت امیر شریعتؒ کے ساتھی، مفتی کفایت اللہؒ کے شاگرد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی رکن اور سرائیکی زبان کے نامور خطیب مولانا محمد شریف بہاولپوری کھڑے ہوگئے۔ ان کو دیکھ کر حضرت بنوریؒ نے گفتگو کا آغاز روک دیا۔ حضرت بہاولپوریؒ نے کہا کہ حضرت (حضرت بنوریؒ) ختم نبوت کا کام آپ کے استاذ حضرت انور شاہ کشمیریؒ نے حضرت امیر شریعتؒ کے ذمہ لگایا تھا۔ ہم سب نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر حضرت امیر شریعتؒ کے ساتھ امکانی حد تک جو بن پڑا قادیانیت کو لگام دی۔

حضرت امیر شریعتؒ، ان کے رفقاء حضرت قاضیؒ، حضرت جالندھریؒ، حضرت مولانا لال حسین اخترؒ، یکے بعد دیگرے ہمیں یتیم کرگئے۔ ان کی جدائی سے خمیدہ کمر شکستہ دل اس ٹیم کی آپ امارت قبول فرمائیں۔ اس پر پورے اجتماع میں آہوں اور سسکیوں کا ایسا ماحول بنا کہ شام غریباں پر ان کے خطیب کیا بناتے ہوں گے۔ خود حضرت بنوریؒ، مولانا محمد حیاتؒ،

مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ اور دیگر حضرات نے بھی رو رو کر اپنی داڑھیوں کو آنسوؤں سے تر کرلیا۔ اس پر مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ نے پھر بات کا آغاز کیا کہ حضرت (حضرت بنوریؒ) آپ امارت قبول کریں تو جس طرح حضرت امیر شریعتؒ کی اطاعت کی اور جس طرح قادیانیوں کو نتھ ڈالی۔ اسی طرح ہم تیار ہیں بلکہ بڑھ کر اطاعت کا وہ نمونہ پیش کریں گے کہ اولاد بھی اپنے والدین کی وہ اطاعت نہیں کرسکتی۔ جو ہم آپ کی کریں گے اور اگر امارت پر آپ آمادہ نہیں تو (مولانا محمد شریف جالندھریؒ سے چابیاں لے کر جذبات میں حضرت بنوریؒ کی طرف بڑھادیں کہ) یہ چابیاں ہیں۔ اس دفتر کو بند کردیں۔ ہم بھی گھروں کو جاتے ہیں۔ اس پر پھر وہی آہ و بکا کی کیفیت، حضرت بنوریؒ نے صرف اتنا فرمایا بہت اچھا۔ پورا اجلاس نعرہ تکبیر مقدس کلمات سے گونج اٹھا۔

حضرت بنوریؒ کچھ فرمانا چاہتے تھے کہ مولانا حسین علیؒ وار بھٹن کے کھڑے ہوئے اور نائب امارت کے لئے مولانا محمد شریف جالندھریؒ کا نام پیش کردیا۔ اس کا بھی ایک پس منظر ہے۔ وہ یہ کہ مجلس شوریٰ کے دستور کے اعتبار سے مرکزی ناظم اعلیٰ کو امیر مرکزیہ نامزد کرتے ہیں۔ اس وقت ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم اشعرؒ تھے۔ جب کہ تمام مبلغین اور ارکین عمومی اس کام کے لئے مولانا محمد شریف جالندھریؒ کو موزوں سمجھتے تھے۔ مگر رکاوٹ یہ کہ ناظم اعلیٰ کا اختیار وہ امیر مرکزیہ کے پاس تھا۔ البتہ امیر مرکزیہ اور نائب امیر کا چناؤ وہ مجلس عمومی نے کرنا تھا۔ مولانا منظور احمد شاہ حجازی، مولانا خدا بخش، مولانا قاضی اللہ یار، خود راقم اور اکثر دوست تیاری کے ساتھ مجلس عمومی کو قائل کرکے آئے تھے کہ مولانا محمد شریف جالندھریؒ کو عمومی نائب امیر بنادے۔ ناظم اعلیٰ نہ سہی نائب امیر تو وہ ہو جائیں گے۔ مولانا حسین علیؒ وار بھٹن اچھے خطیب، خوب جہیر الصوت، ایک پاؤں سے معذور، جس کے باعث ڈنڈا ہاتھ میں، پگڑی پہنے، چشمہ لگائے، انہوں نے حضرت شیخ بنوریؒ کے کچھ فرمانے سے قبل ڈنڈا اٹھایا۔ اس کے سہارے کھڑے ہوئے۔ خوب تیزی اور بلند آواز سے نائب امیر کے لئے مولانا محمد شریف جالندھریؒ کا جوں ہی نام پیش کیا مقابلہ میں کسی اور کا نام آنے کا موقع ہی نہ آنے دیا کہ اتنے میں ہال میں اکثر رفقاء کے ہاتھ مولانا محمد شریف جالندھریؒ کی نائب امارت کے لئے بلند ہوگئے۔ کہاں حضرت بنوریؒ امیر بننے کے لئے خوشی سے آمادہ نہیں، وہ سب نے مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ کی قیادت میں رو رو کر آپ کو آمادہ کرلیا۔ اب حضرت بنوریؒ کچھ فرمانا چاہتے ہیں کہ مولانا محمد شریف جالندھریؒ کی نائب امارت کنفرم ہونے کو ہے۔

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلر
مون لائٹ کارپٹ
نور کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ

این آر ایونیو، حیدری پوسٹ آفس بلاک ''جی'' برکات حیدری ناظم آباد
فون:6646888-6647655 فیکس:0921-21-5671503
E-mail: jabbarcarpet@cyber.net.pk

حضرت بنوریؒ نے ہال کے اس منظر کو دیکھا۔

اکثر و بیشتر عمومی کے ارکان، علماء، مشائخ یا حضرت امیر شریعتؒ، حضرت جالندھریؒ کے تربیت یافتہ تھے۔ جیسے پہلے عرض کیا ہے کہ حضرت بنوریؒ کا ارادہ تھا کہ حضرت قبلہ مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب کو امیر بنائیں گے۔ اجلاس نے حضرت بنوریؒ کو امیر بنا لیا۔

اب نائب امیر کے لئے مولانا محمد شریف جالندھریؒ کو لایا جا رہا ہے تو حضرت بنوریؒ نے ماحول کو دیکھا اور مولانا حسین علی سے فرمایا: مولوی صاحب بیٹھ جائیے۔ حضرت بنوریؒ کے اس جملہ پر پوری عمومی نے حضرت کے احترام میں سر جھکا لئے۔ تو حضرت بنوریؒ نے فرمایا دیکھئے کہ اگر میں امیر ہوں تو نائب امیر مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب ہوں گے اور بس۔ اس پر کوئی بات سننے کے لئے آمادہ نہیں اور آپ میں سے کوئی کچھ نہ کہے۔ اب عمومی کے اکثر ارکان اور غالباً تمام مبلغین جو مولانا محمد شریف جالندھریؒ کو آگے لانا چاہتے تھے۔ لگے بغلیں جھانکنے۔ خلاف توقع سارا منصوبہ ہی ناکام ہوگیا۔ ایک تو حضرت الامیر اور وہ بھی حضرت بنوریؒ، ان کا حکم، دوسرا یہ کہ حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب کے نام کے سامنے آتے ہی پورے اجتماع میں سے ایک شخص بھی اس سے انکار کا سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ لیکن حضرت بنوریؒ ایسے خدا رسیدہ، معاملہ فہم رہنما اگلے ہی جملہ میں سب کے دل جوڑ دیئے۔ فرمایا کہ نائب امیر تو مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب ہی ہوں گے۔ ہاں آپ دوستوں کی اکثریت چاہتی ہے کہ مولانا محمد شریف جالندھریؒ اہم ہیں تو میں انہیں ناظم اعلیٰ نامزد کرتا ہوں۔ اب تو پورا اجتماع سبحان اللہ! ماشاء اللہ! ٹھیک ہے۔ بالکل منظور ہے۔ منظور ہے۔ کی صداؤں سے گونج اٹھا۔ لیجئے! حضرت شیخ بنوریؒ نے جو امیر بنتے ہی پہلا فیصلہ کیا ”اگر میں امیر تو نائب امیر بہرحال مولانا خان محمدؒ صاحب ہوں گے اور آپ کہتے ہیں تو ناظم مولانا محمد شریف جالندھریؒ ہوں گے۔“ اس پر ایسا اتفاق رائے ہوا کہ حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب کے مقابلہ میں دوسرا نام آنے کا نہ سوچا جا سکتا تھا اور نہ ہی پیش ہو سکتا تھا۔ نہ سوچا جا سکا۔ نہ پیش ہو سکا۔ نہ حضرت بنوریؒ نے کسی کی پیش جانے دی۔ اس انتخاب کو میرے جیسا کہ مجلس کا نیاز مند خالصۃً منشاء خداوندی سے تعبیر کرتا ہے۔ حضرت شیخ بنوریؒ نے پھر نصائح فرمائیں۔ بیوروکریسی، بہرحال بیوروکریسی ہوتی ہے۔ چاہے حکومتی ہو یا کسی دینی ادارے کی۔ حضرت کے بیان کے دوران ہی مجلس عمومی کے رجسٹر پر حضرت بنوریؒ کے امیر مرکزیہ اور حضرت قبلہؒ کے نائب اور مولانا محمد شریف جالندھریؒ کے ناظم اعلیٰ ہونے کے پانچ سطری عمومی کی کارروائی لکھ کر دعا سے قبل جونہی حضرت بنوریؒ کا بیان ختم ہوا، رجسٹر پیش کر کے مولانا محمد شریف جالندھریؒ کی نظامت علیا پر بھی ساتھ دستخط کرالئے۔ دعا ہوگئی۔ میرے خیال میں مجلس عمومی کی سب سے مختصر کارروائی جو رجسٹر پر درج ہوئی وہ اس اجلاس کی ہے۔

اس کے پیچھے یہ کہانی کارفرما تھی۔ نہ اس کارروائی میں مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ کی تقریر کے مندرجات نہ حضرت بنوریؒ کی تقریر کے مندرجات، نہ یہ تفصیل جو اوپر بیان ہوئی۔ اس کا تذکرہ جو خدشہ تھا کہ کہیں شوریٰ حضرت بنوریؒ سے مولانا شریف جالندھریؒ کے علاوہ کسی اور کو ناظم اعلیٰ نہ بنوادے۔ اسے پکا کرانے کے لئے فوری کارروائی میں درج کر کے اس راستہ کو بند کر دیا گیا۔

قارئین محترم! راقم مجلس کی تاریخ نہیں لکھ رہا۔ بلکہ حضرت قبلہؒ کے حالات قلمبند کر رہا ہے۔ اچھا ہوا کہ قدرے تفصیل آگئی۔ اس سے اگلے واقعات سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ اجلاس ختم ہوا۔ سب اپنے اپنے گھروں کو شادمان و فرحاں روانہ ہوگئے۔ حضرت شیخ بنوریؒ نے کراچی کی فلائٹ پکڑنا تھی۔ تو آپ نے مولانا محمد شریف جالندھریؒ کو حکم فرمایا کہ آپ میری طرف سے خواجہ خان محمدؒ صاحب کو خط لکھ دیں کہ آپ کا بہت انتظار کیا۔ آپ کی وجہ سے اجلاس میں تاخیر کی۔ آپ تشریف نہ لاسکے۔ لیکن بنوریؒ نے آپ کو نائب بنا دیا ہے۔ اب انکار کی گنجائش نہیں۔ (یہ خلاصہ عرض کیا ہے)

مولانا محمد شریف جالندھریؒ دارالعلوم دیوبند کے فاضل، حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد، حضرت امیر شریعتؒ، حضرت قاضیؒ صاحب، حضرت جالندھریؒ کے تربیت یافتہ پہلے احرار پھر عالمی مجلس میں آپ کی صلاحیتوں نے اپنا سکہ منوایا۔ بلا کے زیرک انسان، نام و نمود سے کوسوں دور، کام کے دھنی، مقدر کے شہنشاہ، خدمت خلق، رفاہ عامہ کے کاموں کے خوگر۔ آپ کو ناظم اعلیٰ کیا بنایا گیا گویا قدرت نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے لئے ایک خاموش اور دور رس سوچ کے حامل جرنیل کو قادیانیت کے مقابلہ میں لا کھڑا کیا۔

لیجئے صاحب! مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے حضرت شیخ بنوریؒ کے حکم پر حضرت قبلہؒ کے نام خط لکھا۔ بڑے سائز کے لیٹر پیڈ مکمل صفحہ پر پوری تفصیلات درج تھیں۔ افسوس وہ خط محفوظ نہیں رہ سکا۔ ورنہ تاریخی خط تھا۔ اس خط کو حضرت قبلہؒ کی خدمت میں لے جانے کی سعادت راقم کے حصہ میں قدرت نے رکھی تھی۔ اگلے روز خانقاہ شریف حاضر ہوا اور یہ خانقاہ سراجیہ میں راقم کی دوسری حاضری تھی۔ (اس سے قبل ایک بار مولانا محمد علی جالندھریؒ کے ساتھ حاضری ہوئی تھی) خط پیش کیا۔ حضرت قبلہؒ اپنے کمرہ میں مریدوں کی جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ آپ کی جوانی تھی۔ آج سے سینتیس سال قبل کی بات ہے۔ داڑھی مبارک میں شاید ہی گنتی کے چند بال سفید

ہوں گے۔ مجلس کے حوالہ سے پہلی سفارتی راقم کی حضرت قبلہؒ سے ملاقات، خط پڑھا۔ تہہ کر کے دراز میں رکھا۔ سر اوپر اٹھایا۔ میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: مولوی صاحب! کیا نام ہے؟ عرض کیا۔ اللہ وسایا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اچھا آپ بھی مولانا محمد شریفؒ صاحب کو نائب امیر بنانے والوں میں شامل تھے؟ میرے تو اوسان خطا ہو گئے؟ یا اللہ یہ کیا ہو گیا۔ حضرت قبلہ کو مجھ سے پہلے کارروائی کس نے بتادی؟ کون مجھ سے پہلے یہاں پہنچ گیا؟ کارروائی ختم ہونے کے بعد میرے خیال میں راقم پہلا آدمی تھا کہ جو ملتان سے خانقاہ شریف آیا ہو مجھ سے پہلے کون آیا اور کارروائی کی رپورٹ بھی منفی پیش کی۔ کیس ہی خراب ہو گیا۔

راقم نے کانپتے جسم اور لرزتے ہونٹوں سے عرض کیا کہ حضرت! آپ کے نام پر تو کسی نے اختلاف ہی نہیں کیا۔ آپ کے مقابلہ میں کوئی نام ہی نہیں آیا۔ پہلے ہاؤس نے رائے دی کہ مولانا محمد شریف جالندھریؒ نائب امیر ہوں۔ جب حضرت شیخ بنوریؒ نے آپ کا اعلان فرمایا کہ اگر مجھے امیر بنانا ہے تو نائب امیر مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب ہوں گے۔ اس پر کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا، نہ سوچا گیا اور یہ کہ مولانا محمد شریف جالندھریؒ کا اوّل میں جو نام پیش ہوا اس میں بھی دوسرے مولانا صوفی اللہ وسایاؒ ہیں وہ ڈیرہ غازیخان کے تھے۔ وہ بولے تھے۔ میں تو لائل پور میں مجلس کا مبلغ ہوں۔ (اور واقعہ بھی یہی تھا کہ مولانا محمد شریف جالندھریؒ والی تجویز کا فقیر کو حامی تھا۔ لیکن ساری عمر پیچھے رہ کر راقم ٹیم بناتا رہا۔ خود کبھی آگے نہیں آیا۔ اس دن بھی یہی کیا تھا) اس پر حضرت قبلہ مسکرائے۔ فرمایا بہت اچھا اور ساتھ ہی فرمایا کہ حضرت الاستاذ صاحب حضرت شیخ بنوریؒ کا حکم ہے۔ کیسے ٹال سکتا ہوں؟ یہ فرما کر تصویب وقبولیت کا بھی اظہار فرمایا۔ جوابی خط بھی تحریر فرمایا۔ جس کا قریباً یہی مفہوم تھا۔ کھانا کھایا، ظہر کے بعد کی مجلس میں حاضری رہی، رات کی گاڑی سے ملتان آ گیا۔ دو چار روز چھوڑ کر پھر حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ خانقاہ سراجیہ تشریف لے گئے تو حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ میں تو جمعیت علماء اسلام سے وابستہ ہوں۔ آپ نے مجھے نائب امیر بنا دیا۔ اس پر مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے عرض کیا کہ یہ تو آپ جانیں اور آپ کے استاذ (حضرت شیخ بنوریؒ) اس پر حضرت قبلہ مسکرا دیے۔ اس ملاقات میں مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے عرض کیا کہ حضرت مہینہ میں ایک دن دفتر مرکزیہ کے لئے مختص فرمادیں تاکہ مہینہ بھر کی رپورٹ پیش کی جاسکے اور اگلے مہینہ کے پروگراموں کی بابت مشورہ ہو جایا کرے۔ چنانچہ سالہا سال اس پر عمل ہوتا رہا۔ (جاری ہے)

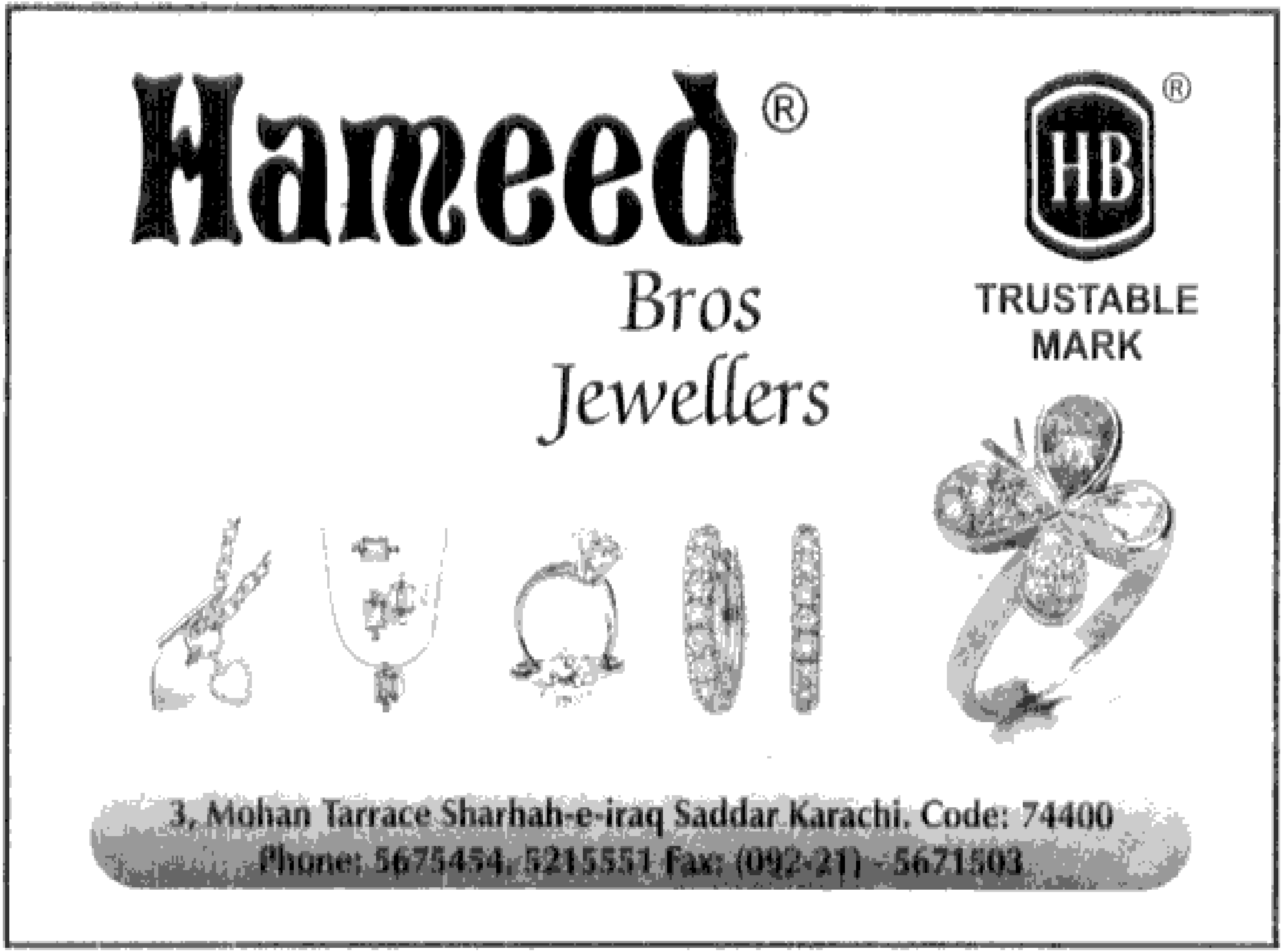

سفر حرمین شریفین

دیارِ حبیب ﷺ سے دیارِ غیر تک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ جنہیں کراچی میں مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کے ساتھ ۹/اکتوبر ۲۰۰۴ء کو دہشت گردوں نے شہید کردیا۔ مولانا تونسوی شہیدؒ کے کاغذات میں سے ان کا ایک سفرنامہ دستیاب ہوا ہے، جس کا عنوان ہے ”دیارِ حبیبؐ سے دیارِ غیر تک“ جسے ہم قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بقول جانباز مرزا مرحوم کے، قلم اور زبان سے نکلے ہوئے الفاظ تاریخ کو جنم دیتے ہیں اور کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہی الفاظ ساری تحریر کے رنگ و روغن کو ایسا بری طرح ضائع کردیتے ہیں کہ حقیقت کی پہچان مشکل ہوجاتی ہے قلم اپنی بے زبانی کے باعث عدالت کے کٹہرے میں آ بھی جائے تو عدالت اسے موردِ الزام نہیں ٹھہراتی' بلکہ الفاظ زبان کو مجرم قرار دیتے ہیں' لیکن زبان اپنی قوت گویائی سے یہ بوجھ انسان پر ڈال دیتی ہے اور انسان ہے کہ نفس امارہ سے ایسا گمراہ ہوتا ہے کہ برائی کو اپنے اغراض کے کھاتے میں ڈال کر اسے نیکی کے بھاؤ فروخت کرنا چاہتا ہے' اور کبھی کبھار کاغذ کے پھول بہاروں کو فریب دینے کی کوشش کرتے ہیں' مگر خزاں کی زد میں آئی ہوئی بہاریں کاغذ کی ساری شوخی کرکری کردیتی ہیں۔

راقم الحروف نے اکابرین ختم نبوت کے حکم اور جماعتی فیصلے پر گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے زیر اہتمام انگلینڈ کے مختلف شہروں میں رکھے گئے تبلیغی پروگراموں میں شرکت کی غرض سے سفر کیا' اس سفر سے قبل ادائیگی عمرہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ دوران سفر گاہے گاہے ذہن میں گردش کرنے والے خیالات وتصورات وتاثرات اور کچھ حالات وواقعات کو خلاف معمول زندگی میں پہلی مرتبہ ڈائری پر نوٹ کرتا رہا' عجلت میں نوٹ کئے گئے ان بے ترتیب حالات وواقعات اور خیالات وتاثرات کو وطن عزیز واپسی پر ترتیب کے ساتھ یکجا کرنے کا بارہا ارادہ کیا' لیکن عدم فرصت' کم ہمتی وکم علمی اور میدان تحریر میں ناتجربہ کاری کا عذر ہمیشہ رکاوٹ بنا رہا روزانہ ارادہ کرکے توڑ دیتا۔ بقول کسے:

ارادے باندھتا ہوں سوچتا ہوں توڑ دیتا ہوں
کہیں ایسا نہ ہوجائے کہیں ویسا نہ ہوجائے

لیکن پھر اپنی اصلاح کی غرض سے اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات پر بھروسہ کرتے ہوئے ایک شب رات کے آخری حصہ میں دو رکعت نفل ادا کرکے بارگاہ رب العزت میں دست دعا پھیلا کر اس کام کی آسانی' قلم کی روانی اور اس ساری کہانی کو بترتیب دینے کا عزم بالجزم کرکے کاغذ وقلم کا سہارا لے کر اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام کی برکت سے لکھنے بیٹھ گیا۔ بقول کسے:

اے ناخدا تیرا خدا ہے باخدا ہستی تیری
فی امان اللہ کیوں نہ ہو مسلم کشتی تیری

رحمت خداوندی نے سہارا دیتے ہوئے کہا:

ڈرتا کیوں ہے؟:

اٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

یہ تحریر صرف اپنی اصلاح اور یادداشت کے لئے سپرد قرطاس کر رہا ہوں' اس کے باوجود مجھے امید ہے کہ اگر تحریر ہذا میں کوئی اچھی بات مل جائے تو وہ یقیناً اکابرین ختم نبوت کی دعاؤں اور ان کی محبت کا نتیجہ اور اہل علم وادب کی خوشہ چینی کا نتیجہ تصور کیا جائے گا' اور اگر کوئی کمی بیشی' کوئی غلطی وخامی پائی جائے تو وہ میری کم علمی' ناتجربہ کاری اور میدان تحریر میں نووارد ہونے کی شہادت سمجھ کر درگزر اور پردہ پوشی سے کام لیا جائے گا۔ اللھم وفقنا لما تحب ترضی۔

روانگی حرمین شریفین:

مورخہ ۱۸/نومبر ۱۹۹۹ء بروز جمعرات کو راقم الحروف رب العزت کے خصوصی فضل وکرم اس پاک ذات کی عطاؤں' برادرم محترم مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب جیسے مخلص احباب کی پُرخلوص محنت ودعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ' اکابرین ختم نبوت کے حکم اور جماعتی فیصلے کے تحت ادائیگی عمرہ کی غرض سے کراچی سے جدہ بذریعہ سعودی ایئرلائن روانہ ہوا۔ مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب' مولانا مولا بخش صاحب' مولانا سید حماد اللہ شاہ صاحب اور دیگر احباب نے ایئرپورٹ پر تشریف لاکر الوداع کیا۔

برادرم مولانا عبدالعزیز خان لاشاری بھی اس سفر میں ہمراہ تھے۔ مولانا لاشاری کا یہ پہلا اور راقم الحروف کا حرمین شریفین کے لئے یہ تیسرا سفر تھا' کیونکہ قبل ازیں ۱۹۹۷ء میں حج بیت اللہ شریف کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ پہلا سفر تھا بعد ازاں ماہ اگست ۱۹۹۸ء میں برطانیہ کے شہر برمنگھم میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے پہلی مرتبہ برطانیہ جانے کا اتفاق ہوا۔ کانفرنس میں شرکت کے بعد دفتری امور کے سلسلہ میں تقریباً ایک ماہ مزید لندن میں قیام رہا' لندن سے پاکستان واپسی کے موقع پر عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے دوسری مرتبہ حرمین شریفین حاضری کا موقع ملا۔ اس ترتیب سے اب یہ حرمین شریفین کا تیسرا سفر تھا۔ کراچی سے جدہ تقریباً ساڑھے تین گھنٹے کی پرواز تھی۔ جدہ ایئرپورٹ پر ضروری کارروائی کے بعد باہر آ کر مکہ مکرمہ جانے کے لئے ٹیکسی پکڑی' ٹیکسی خشک پہاڑوں کے درمیان ہوا کی طرح اڑتی ہوئی تقریباً سوا گھنٹہ بعد مکہ مکرمہ میں داخل ہو رہی تھی اور راقم تصور و خیالاتی دنیا کی سوچوں میں گم تھا کہ یہ بابرکت شہر جس میں ہم داخل ہو رہے ہیں' چاروں طرف سے خشک اور جلے ہوئے پہاڑوں میں گھرا ہوا ہے۔ بقول شاعر:

نہ اس سرزمیں میں سبزہ کا فرش ہے
نہ اس کی گود میں ندیاں کھیلتی ہیں

اس کے چاروں جانب جلے ہوئے خشک پہاڑ پہرہ دے رہے ہیں' لیکن کتنا بابرکت و عجیب و غریب اور خوش نصیب شہر ہے کہ دنیا کے کونے کونے سے انسانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر دو سفید چادروں میں ملبوس اپنے اپنے انداز والہانہ میں: ''لبیک اللھم لبیک'' کا ترانۂ توحید گنگناتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ بقول حفیظ جالندھری مرحوم:

نہ اس میں گھاس اگتی ہے نہ اس میں پھول کھلتے ہیں
مگر اس سرزمیں سے آسماں بھی جھک کے ملتے ہیں

حاضری مکہ مکرمہ:

جب ہم حسن ظاہری سے خالی اس سرزمین والے شہر میں داخل ہوئے تو دل نے کہا کہ یہ شہر قدرتی مناظر سے کتنا ہی تہی دست سہی' لیکن اس شہر کا انسانیت اور تمدن پر کتنا احسان عظیم ہے کہ اگر یہ شہر جس کا دامن گل کاریوں سے خالی ہے' روئے زمین پر نہ ہوتا تو دنیا ایک سونے کا پنجرا ہوتی اور انسان محض قیدی' کیونکہ اسی شہر کی برکات نے انسان کو دنیا کی تنگیوں سے نکال کر وسعتوں سے آشنا کیا۔ انسانیت کو اس کی کھوئی ہوئی سرداری اور چھنی ہوئی آزادی دلائی۔ اس شہر نے انسانیت پر لدے ہوئے بوجھوں کو اتارا' اس کے طوق و سلاسل کو جدا کیا' جو ظالم بادشاہوں اور نادان قانون سازوں نے ڈال رکھے تھے۔

بہرکیف اس قسم کے خیالات ذہن میں آتے رہے اور ہم تلاش مکان کے سلسلہ میں شارع ابراہیم خلیل پر آ گئے۔ ایک واقف کار کے ہاں ہوٹل میں کمرہ لے کر سامان وغیرہ رکھا اور وضو وغیرہ کر کے نماز مغرب اور عمرہ کی ادائیگی کے لئے باب الفہد سے مسجد حرام میں داخل ہوئے' باادب نگاہوں کے ساتھ تھوڑی دیر چلنے کے بعد اچانک نگاہ اٹھائی تو بیت اللہ شریف پر پہلی نگاہ پڑتے ہی دل کی دنیا میں انقلاب آ گیا اور یہ ساعت یوں محسوس ہوئی جیسے موسم بہار میں کسی محروم محبت کے گھر میں اچانک اس کا محبوب آ گیا ہو اور وہ اس کے استقبال کی خوشی میں اور دیدار کی مسرت میں ادھر ادھر پھر رہا ہو۔ دیدار بیت اللہ کی خوشی اور اپنے گناہ آلود دامن پر ندامت کے ملے جلے بادل دل کی دنیا میں اٹھے۔ آنکھوں نے آنسوؤں کا مینہ برسا کر گناہ آلود دامن کے گرد و غبار کو صاف کیا۔ اس روحانی برسات کے بعد دل کی دنیا کا موسم خوشگوار ہو گیا۔ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں جو دعائیں اس وقت یاد آئیں مانگتا رہا' تھوڑی دیر کے بعد سوز بلالی کے ساتھ اذان مغرب گونجنے لگی۔ بعد ازیں ادائیگی نماز کے لئے صفیں درست ہونے لگیں۔ امام حرم محترم جناب قاری سدیس صاحب نے نماز کی امامت فرمائی اور پہلی رکعت میں اپنی وجد آفریں آواز میں آیت خاتم النبیین تلاوت فرما کر عجیب و غریب کیفیت طاری کر دی' دل نے گواہی دی کہ ختم نبوت کے رضاکاروں کی بارگاہ رب العزت میں حاضری لگائے جانے کا یہ بھی ایک انداز ہے۔ نماز سے فراغت کے بعد ادائیگی عمرہ کا عمل شروع کیا۔ بیت اللہ شریف کا طواف کیا' ملتزم پر آئے' بیت اللہ کی چوکھٹ سے لپٹ کر نہ جانے کتنی دیر تک رو رو کر گناہ آلود جسم و روح کو پاک کرنے کی کوشش کرتا رہا' کیونکہ جب جسم و روح پاک ہوتے ہیں تو حسینوں سے حسین خدا کی محبت دل

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی
فون: 2545573

میں آ کر اجڑی بستی کو بساتی ہے اور اطمینان بخش ہوائیں عرش سے فرش کے کنکروں تک پھیل جاتی ہیں۔ راحت کا سمندر اُمڈا چلا آتا ہے اور انسان چاہتا ہے کہ غیروں کی مداخلت کے بغیر اس سرور سے کیف اندوز ہوتا رہے۔ آنکھیں ساون کی جھڑی کی مانند آنسو برساتی رہیں' لیکن اس اشک باری کے باوجود دل مسرتوں کا جلوۂ زار بنا رہا' اور ایک خدا کو راضی کرنے کا جذبہ موجزن رہا اور زبان حال سے گویا یہ کہتا رہا:

یار کی مرضی کے تابع یار کا دم بھر کے دیکھ
عرض مطلب کرکے دیکھا ترک مطلب کرکے دیکھ
یار اپنا ہے تو پھر اپنی ہے ساری کائنات
سب کو اپنا کرنے والے اس کو اپنا کرکے دیکھ

بعد ازاں دو رکعت نماز نفل مقام ابراہیم پر آ کر ادا کی اور دعا مانگی پھر چاہ زمزم پر آ کر خوب سیر ہو کر زمزم پیا' صفا و مروہ کی سعی کی' حضرت ہاجرہؓ کی اس سنت کی ادائیگی کے بعد حلق کرا کر عمرہ کی سعادت سے فارغ ہوئے۔ اس دوران زبان شکر خداوندی سے لبریز تھی کہ اس پاک ذات نے مجھ جیسے گناہ گار' سیاہ کار' بدرنگ و بیکار انسان کو اپنا مہمان بننے کے شرف سے نوازا۔ بقول حضرت نفیس شاہ صاحب:

شکر ہے تیرا خدایا میں تو اس قابل نہ تھا
تو نے اپنے گھر بلایا میں تو اس قابل نہ تھا

جہاں ہر وقت اس پاک ذات کے انوارات و تجلیات کا نزول و ظہور ہوتا رہتا ہے کم از کم میرے جیسے نالائق انسان کے پاس تو اس انعام و اکرام اور اس احسان خداوندی کا شکریہ ادا کرنے کے لئے مناسب الفاظ بھی نہیں تھے۔ تاہم وہ ذات تو دلوں کی نیت اور جذبات سے باخبر ہے اگرچہ میں تہی دست و تہی دامن تھا' لیکن وہ ذات تو زبردست' علیٰ کل شئی قدیر اور علیم بذات الصدور ہے۔

تقریباً پانچ دن یہاں قیام رہا' بڑا سکون و آرام رہا' دعائیں وغیرہ اور طواف کعبہ کا عمل صبح و شام رہا' اس پاک و مہربان ذات نے میری اوقات سے بڑھ کر میرے جیسے روسیاہ کو نوازا اور امن و سکون کی دولت نصیب فرمائی:

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرم ہائے سیاہ کو تیرے عفو بندہ نواز میں

ایک دن حرم شریف کے اندر مقام ابراہیم کے قریب بندہ بیت اللہ شریف کے حسن و جمال و کمال کے نظارہ میں محو تھا۔ میری نظریں حرم کی خوبصورت عمارت اور طواف کعبہ میں مشغول توحید کے پروانوں کا جائزہ لیتی ہوئی تیزی کے ساتھ جا کر بیت اللہ شریف پر جم گئیں' ویسے تو مسجد حرام کی پوری عمارت بلاشبہ نابغہ روزگار ہے' لیکن انسانی نگاہوں کا مرکز و محور پتھروں کی وہ عمارت ہے جو سیاہ لباس میں ملبوس ہے۔ اس مربع شکل مکان میں نہ جانے کیا جادو ہے؟ کہ اسے دیکھتے ہی انسانی نگاہیں اس کی اسیر ہو جاتی ہیں' بیت اللہ میں ایسی مقناطیسی کشش ہے کہ زائر حسن و جمال کی عالی شان عمارت اور اس کے دلفریب حسن کو بھول جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم گھر انسانی دل و نگاہ دونوں کو قابو کرتا ہے۔ بندہ نے بے شمار زائرین کو گھنٹوں تک ٹکٹکی باندھے بیت اللہ کی طرف محو دید پایا۔ حرم پاک اور اس کے گرد و نواح میں کئی کئی منزلہ فلک بوس عمارت سے بے نیازی اور کعبۃ اللہ کے نظارہ کی محویت' اس بات کا بین ثبوت ہے کہ یہ واقعتاً اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جسے مسلسل دیکھنے کے باوجود آنکھوں کی پیاس نہیں بجھتی' اللہ کے گھر کی یہ سادہ سی عمارت جسے عظیم المرتبت پیغمبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور ان کے لخت جگر حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہما السلام نے تعمیر کیا تھا۔ صدیوں سے کروڑوں' اربوں فرزندان توحید کی محبت و عقیدت اور وارفتگی کا مرکز ہے اور انشاء اللہ تاقیامت رہے گا۔

حرم پاک کی عمارت' وسعت و عظمت' سطوت اور شکوہ کا نادر نمونہ ہے۔ قدیم و جدید فن تعمیر کا شاہکار ہے' دنیا کی کوئی عمارت حرم کعبہ کے حسن و جمال و کمال' اس کی زیبائی و رعنائی کا اس کی سادگی و پرکاری کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس کے مینار پرکشش' اس کے در و دیوار جاذب نظر' اس کے فانوس دیدہ زیب' اس کی روشنیاں دلفریب' اس کے وسیع و عریض صحن کا فرش جیسے دودھ کا سمندر اور اس کے عین وسط میں کالے غلاف میں ملبوس کمرہ بالکل اس طرح حسین و جمیل نظر آتا ہے جیسے گورے مکھڑے پر کالا تل:

حسن خود حسین ہوا تیرے حسین ہونے سے
اور روئے زیبا تیرا خود زینت زیبائی ہے

(جاری ہے)

خادم علماء حق: حاجی الیاس علی عنہ
علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش
علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی' مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں
یاد رکھئے اولڈ
سنارا جیولرز
ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر 2- سیل: 0321-2984249-0323-2371839

آزادئ اظہار رائے یا بغض وعناد؟

امریکی کارٹونسٹ مولی نورس نے ویب سائٹ ''فیس بک'' پر توہین آمیز خاکوں کا مقابلہ کرانے کا اعلان کیا، تو دنیائے اسلام سراپا احتجاج بن گئی، تمام اسلامی ممالک خصوصاً پاکستان میں اہانت رسول کے اس دلخراش واقعہ پر احتجاجی جلوس، ریلیاں اور مظاہرے کیے گئے اور فیس بک کا بائیکاٹ کیا گیا اس موقع پر ہمارے قانونی مشیر جناب منظور احمد میو ایڈووکیٹ نے اہل مغرب کے متعصبانہ طرز عمل کی تفصیل ارسال کی ہے، جسے قارئین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

آخری قسط

منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ

بلاسفیمی سے متعلق قانون کو تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء میں ''مذہب سے متعلق جرائم'' کے عنوان سے قلم بند کیا گیا ہے، دفعہ ۲۹۵ تعزیرات پاکستان سے متعلق ہے، اس دفعہ کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

دفعہ ۲۹۵... کسی فرقے کے مذہب کی بے عزتی کی نیت سے عبادت گاہ کو نقصان پہنچانا یا نجس کرنا:

جو کوئی کسی عبادت گاہ یا کسی شے کو جسے لوگوں کا کوئی فرقہ متبرک سمجھتا ہو، تباہ کرے یا نقصان پہنچائے یا نجس کرے، اس نیت سے کہ وہ اس طرح لوگوں کے کسی فرقے کی مذہب کی توہین کرے یا اس احتمال کے علم سے لوگوں کا کوئی فرقہ اس تباہی، نقصان یا نجس کرنے کو اپنے مذہب کی توہین سمجھے گا تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جس کی معیاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

مندرجہ بالا دفعہ میں قابل غور بات یہ ہے کہ اس دفعہ میں اسلام کا لفظ کہیں پر بھی استعمال نہیں ہوا، چنانچہ پاکستان میں بسنے والے تمام مذاہب کے افراد ضرورت پڑنے پر اس سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں، سائل کو فقط یہ ثابت کرنا ہوگا کہ:

۱:... جگہ مذکورہ عبادت کے لئے استعمال ہوتی تھی یا شے مذکورہ متبرک تھی۔

۲:... وہ جگہ یا شے لوگوں کی کسی جماعت کے نزدیک متبرک تھی۔

۳:... ملزم نے ان کو تباہ کیا، نقصان پہنچایا یا نجس کیا۔

۴:... ملزم نے ایسا:

الف:... اس نیت سے کیا کہ کسی جماعت کے اشخاص کے مذہب کی توہین ہو یا:

ب:... اس علم سے کیا کہ لوگوں کی کسی جماعت کا ایسی تباہی وغیرہ کو اپنے مذہب کی توہین سمجھنے کا احتمال ہو۔

بعد میں فوجداری قوانین میں ترمیم کے ذریعے مندرجہ بالا دفعہ میں اے، بی اور سی ذیلی دفعات کا اضافہ کیا گیا۔

دفعہ 295-A: دانستہ و معاندانہ افعال جن کا منشا کسی فرقے کے مذہبی احساسات کی، اس کے مذہب یا مذہبی عقائد کی توہین کرکے بے حرمتی کرنا ہو۔

جو کوئی دانستہ اور معاندانہ نیت سے پاکستان کے شہریوں کے کسی فرقے کے مذہبی احساسات کی تذلیل کی غرض سے بذریعہ الفاظ، خواہ تقریری ہوں یا تحریری، یا اشاروں سے اس فرقے کے مذہب یا مذہبی عقائد کی توہین کرے یا توہین کا اقدام کرے، اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد ۱۰ سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

دفعہ 295-B: قرآن پاک کی بے حرمتی وغیرہ:

جو کوئی قرآن پاک یا اس میں سے کسی اقتباس کی دانستہ بے حرمتی کرے، نقصان پہنچائے یا بے ادبی کرے یا اسے کسی معیوب یا کسی غیر قانونی مقصد کے لئے استعمال کرے تو اسے عمر قید کی سزا سنائی جائے گی۔

دفعہ 295-C: رسول اکرم ﷺ کی بابت خلاف شان الفاظ استعمال کرنا:

جو کوئی الفاظ سے، خواہ منہ سے بولے جائیں یا لکھے جائیں یا لکھے گئے ہوں یا نظر آنے والے نمونوں میں سے یا کسی اتہام، چالاکی یا کنایہ سے، بلاواسطہ یا بالواسطہ مقدس پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متبرک نام کی بے حرمتی کرے تو اسے موت کی یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اسی طرح تعزیرات پاکستان 1860ء میں اسی عنوان کے تحت مندرجہ ذیل دفعات بھی شامل ہیں:

دفعہ 298: مذہبی احساسات کو مجروح کرنے کی دانستہ نیت سے الفاظ وغیرہ بولنا:

جو کوئی دانستہ نیت سے کسی شخص کے مذہبی احساسات کو مجروح کرنے کے لئے کوئی بات کہے یا کوئی آواز نکالے جس کو وہ شخص سن سکے یا اس شخص کے پیش نظر کوئی حرکت کرے یا کوئی شے اس کے پیش نظر رکھے، اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی

جائے گی، جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں، بعد میں ترمیم کے ذریعے اس میں اے، بی اور سی تین ذیلی دفعات شامل کی گئیں:

دفعہ A-298: معزز اشخاص کی نسبت توہین آمیز رائے زنی کرنا:

جو کوئی پیغمبر پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی (ام المومنینؓ) یا ان کے ارکان کنبہ یا راست باز خلیفوں (خلفائے راشدینؓ) میں سے کسی کی یا پیغمبر پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں (صحابہ کرامؓ) کی الفاظ سے، چاہے زبانی ہوں یا تحریری یا ظاہری اشاروں یا اتہام، طعن زنی یا در پردہ تعریض سے بلاواسطہ یا بالواسطہ بے حرمتی کرے اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا سنائی جائے گی، جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

دفعہ B-298: القاب، حرکات اور خطاب وغیرہ کا غلط استعمال:

(ا) قادیانی یا لاہوری جماعت کا کوئی فرد (جو خود کو احمدی یا کسی دیگر نام سے موسوم کرتے ہیں) جو زبانی یا تحریری الفاظ سے یا ظاہری بیان سے:

(a) کسی شخص کا، علاوہ خلیفہ یا پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب کے، بطور امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی یا رضی اللہ عنہ کے حوالے دے یا خطاب کرے۔

(b) کسی شخص کا علاوہ زوجہ پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے، بطور ام المومنین کے حوالہ دے یا خطاب کرے۔

(c) کسی شخص کا علاوہ پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رکن کنبہ کے بطور اہل بیت کے حوالہ دے یا خطاب کرے۔

(d) اپنی عبادت گاہ کا بطور مسجد کا حوالہ دے، نام لے یا پکارے۔

(۲) قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کا کوئی شخص (جو خود کو احمدی یا کسی دیگر نام سے موسوم کرتے ہیں) جو زبانی یا تحریری الفاظ سے یا ظاہری حرکات سے، اپنے عقیدہ میں پیروی کردہ عبادت کے لئے بلانے کے لئے، کسی طریقہ یا شکل کو بطور اذان کے حوالہ دے یا اس طرح اذان دے جس طرح مسلمان دیتے ہیں تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

دفعہ C-298: قادیانی جماعت وغیرہ کے اشخاص کا خود کو مسلمان کہنا یا اپنے عقیدہ کی تبلیغ یا اشاعت کرنا:

قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کا کوئی شخص (جو خود کو احمدی یا کسی دیگر نام سے موسوم کرتا ہو) بلاواسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرتا ہو یا اپنے عقیدہ کا بطور اسلام کے حوالہ دیتا ہوں یا موسوم کرتا ہو یا دیگراں کو اپنا عقیدہ قبول کرنے کی دعوت دیتا ہو، الفاظ سے جو چاہے زبانی ہوں یا تحریری یا ظاہری حرکات سے یا کسی طریقے سے خواہ کچھ بھی ہو مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائے، اسے دونوں اقسام میں سے کسی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جس کی مدت تین سال تک ہو سکتی ہے اور سزائے جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

جہاں تک دفعہ نمبر 295 کا تعلق ہے، کی حدود وسیع ہیں خود دفعہ نمبر 295 اور اس کی ذیلی دفعہ "A" میں لفظ اسلام درج نہیں، اس لئے اس کا افادہ تمام مذاہب لے سکتے ہیں، البتہ دفعہ نمبر 298 کو سب سے زیادہ تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے، اور وہ بھی اسی وجہ سے کہ بین الاقوامی طور پر قادیانی لابی بڑی مضبوط ہے جو نہ تو پاکستان سے مخلص ہے اور نہ اسلام، بلکہ اسلام سے تو ان کا دور کا واسطہ بھی نہیں۔

ان دفعات کے شامل ہونے کا مقصد صاف اور واضح ہے کہ آئین پاکستان، ریاست پر اسلام اور اسلامی عقائد کے تحفظ کی ذمہ داری عائد کرتا ہے اور یہ دنیا میں کوئی انوکھی بات نہیں، جب سلمان رشدی کی کتاب ''شیطانی آیات'' پر مسلمانوں نے حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا کہ اس کتاب کی اشاعت پر پابندی لگائی جائے کیونکہ اس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہو رہے ہیں تو حکومت برطانیہ نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ: ''برطانوی قانون میں تحفظ صرف ''عیسائی مذہب'' کو ہی حاصل ہے۔'' اب ہم یہ برملا کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان کی تو بنیاد ہی اسلام پر ہے، ہمارے تو آئین میں ہی سرکاری مذہب اسلام کو مانا گیا ہے۔ برطانیہ نے کیسے یہ قانون بنایا کیونکہ نا تو وہ مذہب کی بنیاد پر قائم ہوا ہے اور نہ ہی اس کے آئین میں عیسائیت کو بطور سرکاری مذہب لکھا گیا ہے۔ باقی رہا یہ سوال کہ قادیانیوں کو ہی کیوں بطور خاص تختۂ مشق بنایا گیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ قادیانی حضرات خود کو مسلمان اور اپنے مذہب کو اسلام ظاہر کر کے نہ صرف سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں بلکہ اصل عقائد اسلامی کو خلط ملط کر دیتے ہیں، اسلام کے بنیادی عقائد اور قادیانی عقائد میں واضح تضاد موجود ہے، اصول یہ ہے کہ اگر اصول دین میں اختلاف موجود ہو تو اس کو الگ مذہب مانا جاتا ہے جیسے پچھلے صفحات میں آریس پولیکن اور سوزل کا ذکر آیا ہے کہ کس طرح ان کے عقائد موجودہ عیسائیت سے علیحدہ ہونے پر ان کو معزول کر دیا گیا، اب اگر یہی اصول ہم قادیانیوں پر منطبق کریں تو کون سی انوکھی بات ہوئی اور پھر خود موجودہ عیسائی فرقے پروٹسٹنٹ اور کیتھولک کافی عرصے تک ایک دوسرے کی تکفیر کرتے آئے اور ریاستی حکم کے تحت لاکھوں افراد کا قتل عام کروایا گیا، کیتھولک، پروٹسٹنٹ کو اور وہ کیتھولک کو عیسائی ماننے کو

تیار نہیں، حتیٰ کہ ان دونوں فرقوں کی بائبل تک میں فرق ہے، اب مغرب اس کا کیا جواز پیش کرے گا؟

اب باقی رہا یہ سوال کہ اس قانون کا اقلیتوں کے خلاف غلط استعمال ہو رہا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جتنے ممکنات کسی اور قانون کے غلط استعمال سے متعلق ہوسکتے ہیں، اتنے ہی ان قوانین سے متعلق ہیں، کیا یہ حقیقت نہیں کہ ہمارے معاشرے میں بلکہ دنیا میں زنا کے جھوٹے مقدمات قائم کرلئے جاتے ہیں، چور راستے استعمال کرتے ہوئے جائیدادوں میں ہیر پھیر کردی جاتی ہے، ان پر تو کبھی اتنے شد و مد سے آواز نہیں اٹھائی گئی تو پھر آخر ان قوانین کے خلاف دیوانہ وار جدوجہد کیوں کی جارہی ہے، اس کے پیچھے اور کون سے محرکات ہیں؟ ہمارے یہاں جھوٹے اغوا کے مقدمات قائم کئے جاتے ہیں اور ان کو ان ہی تحریری قوانین کے تحت چلایا جاتا ہے، غیرت کے نام پر قتل کرنے والوں کو ان ہی قوانین کے تحت معافی دے دی جاتی ہے اور ہماری پارلیمنٹ صرف قانون سازی کرنے کی خواہش ظاہر کرتی ہے مگر عملی طور پر کچھ نہیں کرسکتی، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ یہ قوانین کبھی بھی غلط طریقے سے استعمال نہیں ہوئے یا استعمال ہو ہی نہیں سکتے، مگر میرا نکتہ نظر یہ ہے کہ: کسی بھی قانون کو ختم کرنے کی صرف یہ وجہ کافی نہیں کہ اس کا استعمال غلط ہوا ہے بلکہ اس کے طریقہ استعمال میں جہاں جہاں کچھ کمیاں یا کوتاہیاں باقی ہیں اس کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ قانون ہر شخص کو ایف آئی آر کٹوانے کا حق دیتا ہے، چاہے وہ غلط ہی کیوں نہ ہو، کسی کو بھی تفتیش کے حق سے محروم نہیں کرسکتے اور اگر پولیس کسی وجہ سے ایف آئی آر درج نہیں بھی کرتی تو عدالتیں 22-A ضابطہ فوجداری کے استعمال سے اس کے درج کرنے کا حکم دے دیتی ہے۔

یہ بھی قابل غور امر ہے کہ: ''قانون ضرور اندھا ہے'' مگر ''عدالتیں اندھی نہیں'' وہ سب کچھ دیکھتی و سمجھتی ہیں، پھر ایسے مقدمات یکمشت یا فوری ختم نہیں ہوتے بلکہ اس کے فیصلہ آنے میں کافی وقت لگ جاتا ہے، شہادتیں، گواہیاں پھر جرح کافی طویل عمل ہیں اور اس کے بعد بھی عدالتیں اکثر مقدمات میں ملزمان کو شبہ کا فائدہ دیتے ہوئے چھوڑ دیتی ہیں۔

۲۸/ جنوری ۲۰۰۹ء کو پنجاب میں چار طالب علم اور ایک مزدور کو گرفتار کیا۔ یہ قادیانی / احمدی تھے اور ان کے خلاف یہ الزام تھا کہ انہوں نے ایک مسجد میں لیٹرین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا تھا، مارچ میں انوسٹیگیشن کی رپورٹ میں یہ الزام ثابت نہ ہونے پر ان کو بری کردیا گیا۔

دنیا بھر میں کرمنل ٹرائل کا مصدقہ اصول یہی ہے کہ: ''شبہ کا فائدہ ہمیشہ ملزم کو ہی جاتا ہے'' لیکن جہاں مقدمہ میں الزام ثابت ہوجائے وہاں عدالت کو چار و ناچار سزا سنانا ہی پڑتی ہے، جیسے مارچ ۲۰۰۶ء میں پولیس نے ''شفیق لطیف'' نامی شخص کو گرفتار کیا، جس پر یہ الزام تھا کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں اور قرآن پاک کی بے حرمتی کی ہے، جون کے مہینے میں اس کو سزائے موت کی سزا سنادی گئی اور ساتھ میں پانچ لاکھ کا جرمانہ بھی بطور سزا ادا کرنا پڑا۔

اسی طرح ۲۰۰۵ء میں کتاب ''شیطان مولوی'' کے مصنف یونس شیخ کو تاحیات قید کی سزا سنائی گئی جس میں رجم سے متعلق غیر قرآنی ہونے کی دلیل دی گئی تھی اور خلفائے راشدین سے متعلق نازیبا کلمات لکھے ہوئے تھے۔

بالکل اسی طرح کا کیس لندن میں بھی رپورٹ کیا گیا کہ ایک شخص ''جون ولیم'' کو ۹ ماہ کی قید بامشقت کی سزا سنائی گئی، کیونکہ اس نے اپنے پمفلٹ میں حضرت مسیحؑ کی آمد یروشلم کی جو کہانی متی کی انجیل (باب:۲۱، آیت:۲۷) میں درج ہے اس کے برخلاف بیان لکھا تھا۔

پاکستان میں ایسے مقدمات میں ضمانتیں دے دینا عام بات ہے، کیونکہ ایک تو شبہ کا فائدہ دے دیا جاتا ہے تو دوسرا نقص امن کا خطرہ ہوتا ہے۔

اور اگر یورپ اور مغرب کو ان قوانین سے اتنی نفرت ہے تو پھر ان کے اپنے ریاستی قوانین میں ابھی تک وہ موجود کیوں ہیں؟ ابھی تک وہ ان کو ختم کیوں نہ کرپائے؟ ان قوانین کی موجودگی کے بارے میں پاکستان سے یہ مطالبہ کہ وہ ان قوانین کے خاتمے کی کوششیں کریں چہ معنی دارد؟ اور ویسے بھی ہمیں اپنے ملکی قوانین کے اجرا یا عمل درآمدگی کے لئے مغرب یا کسی اور سے احکامات لینے کی ضرورت نہیں۔

تضحیک آمیز خاکوں کی اشاعت کا سلسلہ آج بھی جاری ہے، آج بھی اسلام کے خلاف پروپیگنڈا زوروں پر ہے، مسلمانوں کی عزت نفس پر حملے آج بھی ہورہے ہیں، ہمارے جذبات کو مجروح آج بھی کیا جارہا ہے، مگر آج ہمیں اس کی فکر نہیں رہی، گردش دوراں اور ضرورت فکر معاش نے ہمیں آج اتنا جکڑ لیا ہے کہ ہم ان کے اقدامات کے خلاف آواز بھی نہیں اٹھا سکتے، بلکہ ہمارے معاشرے میں ''لبرل'' اور پڑھے لکھے افراد کا ایسا طبقہ بھی موجود ہے جو احساس کمتری میں مبتلا ہوکر خود کو ہی غلط سمجھتے ہیں لہٰذا وہ قوانین میں ترمیم اور تبدیلی کے ساتھ ساتھ اختراع دین سے بھی نہیں چوکتے، ضرورت امر یہ ہے کہ اپنے مقام کو پہچانئے اور خود کو بے دین دہریوں سے خلط ملط نہ کیجئے، ایسا کوئی قدم نہ اٹھایئے اور نہ کسی کو اٹھانے دیجئے جس سے آپ کے دین پر یا آپ کے مذہبی جذبات پر کوئی آنچ آئے، میں نے اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے یہ مضمون تحریر کردیا ہے یقیناً اس میں کافی سقم موجود ہوں گے، آپ اہل علم حضرات سے تصحیح کا طلب گار ہوں۔ ☆☆☆

بلوچستان میں سالانہ ختم نبوت کانفرنسیں

پشین، کوئٹہ، ژوب اور لورالائی میں مرکزی رہنماؤں کے خطابات

رپورٹ: مولانا محمد یوسف نقشبندی

کوئٹہ... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۴ تا ۳۰ مئی ۲۰۱۰ء تک بلوچستان کے مختلف شہروں پشین کوئٹہ، ژوب اور لورالائی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں کے علاوہ ملک کے جید علمائے کرام شریک ہوئے، چنانچہ اس سلسلہ کا پہلا پروگرام ۲۴ مئی بروز پیر بعد نماز عصر جامع مسجد مرکزی پشین میں مولانا محمد ہمایوں کی زیر صدارت منعقد ہوا، جس میں مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ، مفتی محمد راشد مدنی مبلغ رحیم یار خان، مولانا ضیاء الدین آزاد یا مونکا نجن کا عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر مفصل خطاب ہوا۔

دوسرا پروگرام ۲۵ مئی ۲۰۱۰ء جامع مسجد مرکزی کوئٹہ میں مولانا عبدالواحد امیر ختم نبوت بلوچستان کی صدارت میں منعقد کیا گیا۔ جس میں مولانا انوار الحق حقانی خطیب مرکزی مسجد، مولانا عزیز الرحمن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا محمد یوسف نقشبندی جلال پوری مبلغ ختم نبوت بلوچستان، مولانا مفتی راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب نے خطاب کیا۔ قراردادیں مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی خطیب گول مسجد کوئٹہ نے پڑھیں اور تلاوت قاری ابراہیم کاسی نے کی۔

تیسرا پروگرام ۲۶ مئی ۲۰۱۰ء جامع مسجد گول سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ میں ہوا، جس میں مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا محمد یوسف نقشبندی، مولانا نور محمد سابق ایم این اے، مولانا محمد حسین ناصر کے بیانات ہوئے۔ تلاوت قاری ابراہیم کاسی نے اپنی مسحور کن آواز میں کی۔

۲۶/ مئی کو پریس کلب کوئٹہ میں "امت کو درپیش چیلنج اور عقیدہ ختم نبوت" کے عنوان پر ایک سیمینار ہوا، جس سے مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب، حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، جماعت اسلامی کے مولانا عبدالحق ہاشمی، مسلم لیگ کے جعفر مندوخیل، جمعیت علمائے اسلام کے عبدالعزیز خلجی ایڈووکیٹ، مولانا عبداللہ منیر نائب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے علاوہ دیگر ارکان نے خطاب کیا۔

۲۷/ مئی کو سنہری جامع مسجد کوئٹہ میں ہونے والے تین روزہ رد قادیانیت کورس کا آخری سیشن دفتر ختم نبوت آرٹ اسکول روڈ کوئٹہ میں منعقد ہوا، جس میں تقریباً دو سو طلبا کو لٹریچر دیا گیا اور ان کی چائے سے تواضع کی گئی، اس موقع پر مولانا انوار الحق حقانی، مولانا عبدالواحد اور مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے طلبا کو مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کیا۔

۲۸/ مئی بروز جمعہ کو اسلامیہ اسکول میں اساتذہ کرام کی ایک ورکشاپ منعقد کی گئی، جس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا محمد یوسف نقشبندی نے طلبا اور اساتذہ کو عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر لیکچر دیا۔

کوئٹہ کی کانفرنسوں کے لئے جماعت کے مقامی جنرل سیکریٹری حاجی تاج محمد، حاجی خلیل الرحمن، حاجی نعمت اللہ خان، حاجی زاہد رفیق، حافظ حمزہ ملوک، حاجی فیاض حسن سجاد، مولانا محمد یوسف نقشبندی، مفتی احمد خان نے بہت محنت کی اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

۲۹/ مئی کو بعد نماز عصر جامع مسجد مرکزی ژوب میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی، جس میں مولانا اللہ داد کاکڑ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا حبیب الرحمن جمعیت علمائے اسلام، مولانا محمد یوسف نقشبندی، مولانا محمد حسین ناصر نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے انتظامات حاجی محمد اکبر جنرل سیکریٹری مجلس تحفظ ختم نبوت ژوب اور آپ کے ساتھیوں نے احسن طریقے سے کئے۔

۳۰/ مئی کو جامع مسجد مرکزی لورالائی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا محمد یوسف نقشبندی نے عمائدین شہر اور مقامی حضرات کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا مسئلہ تفصیل سے بیان کیا اور مرزا قادیانی کے دعاوی کا پوسٹ مارٹم کیا۔ اس کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس سرہ کے خلیفہ مجاز مولانا محب اللہ مدظلہ نے کی۔ دوسری نشست کی صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی کے نائب امیر نے کی، اس کانفرنس کے انتظامات لورالائی جماعت کے جنرل سیکریٹری حاجی خواجہ محمد اشرف اور دیگر مقامی ساتھیوں نے سرانجام دیے۔

قراردادیں

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع رئیس الاتقیا حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کی رحلت پر انتہائی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی خدمات جلیلہ اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ان کی قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے بلندیٔ درجات کی دعا کرتا ہے اور ان کے مشن پر کاربند رہنے کا اعلان کرتا ہے۔

☆...... یہ اجتماع شہید ختم نبوت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ، ان کے صاحبزادے اور رفقا کے قتل کی مذمت کرتا ہے نیز حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ شہید ختم نبوت کی ایف آئی آر کے مطابق نامزد قاتلوں کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔

☆......ڈاکٹر اسرار احمد کی دینی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے اور دعائے مغفرت کرتا ہے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

☆...... ملک کی کلیدی اسامیوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔

☆...... گستاخ رسول کی سزا تعزیرات پاکستان کے مطابق موت ہے، اسے برقرار رکھا جائے۔

☆...... زید حامد، یوسف کذاب جھوٹے مدعی نبوت کا چیلہ ہے، تعلیمی اداروں میں اس کا داخلہ بند کیا جائے، نیز ٹی وی چینلوں پر اس کی تقاریر کا سلسلہ بند کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع تمام مکاتب فکر کے علما کرام، مشائخ اور خطبا سے اپیل کرتا ہے کہ ہر ماہ ایک جمعہ عقیدہ ختم نبوت کے لئے وقف کریں اور نئی نسل کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا جائے تاکہ کسی مسلمان کا ایمان خراب نہ ہو۔

☆...... مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجتماع عالم کفر کی طرف سے شان رسالت کی توہین کرنے کی ناپاک جسارت کی شدید مذمت کرتا ہے اور اس کو عالمی دہشت گردی قرار دیتا ہے، اظہار رائے کی آزادی کی آڑ میں محسن انسانیتؐ پر توہین کا حق مانگنے والے انسانیت کی تباہی کی طرف جارہے ہیں، اس طرح بین المذاہب دہشت گردی کو فروغ دیا جارہا ہے۔ حکومت اس سلسلے میں ان ممالک سے باضابطہ احتجاج کرے اور ان کے سفیروں کو دفتر خارجہ طلب کرکے احتجاجی یادداشت دی جائے۔

☆...... یہ اجتماع کانفرنس میں تعاون کرنے پر کمشنر ڈویژن جناب میر نسیم احمد لہڑی، سٹی کیپٹل پولیس افسر جناب شبیر شیخ، ڈپٹی کمشنر جناب عبدالصبور خان کاکڑ، ڈی آئی جی جناب حامد شکیل، ایس پی ٹریفک جناب اعظم کاکڑ، ناظم زرغون ٹاؤن جناب میر طالب گمسی، ناظم چلتن ٹاؤن عبدالخالق خان، ناظم جناب محمد طارق حسن ضلعی انتظامیہ، ایس ایچ او سٹی چوہدری محمد اسلم، واپڈا کے چیف انجینئر سید نعیم اکبر، واپڈا کے عملہ، انجمن اسلامیہ کے تعاون کا شکریہ ادا کرتا ہے اور تمام دینی جماعتوں کے علما کرام اور خطبا عظام کے تعاون پر شرکا کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے۔

☆☆............☆☆

مرزا غلام احمد قادیانی نے استعماری عزائم کی تکمیل کیلئے دعویٰ نبوت کا ڈھونگ رچایا

امت مسلمہ کو متحد ہوکر موجودہ خطرات کا مقابلہ کرنا ہوگا: سید عبدالمجید ندیم شاہ

کوئٹہ... خطیب العصر مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب نے کہا کہ برصغیر میں اہل اسلام کی متحدہ قوت مغربی سامراج کے عزائم کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تھی، شاملی و بالاکوٹ کے تجربات سے دشمنان اسلام نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ کسی بھی طرح مسلمانوں میں تفریق وانتشار پیدا کرکے ان کی مرکزیت کو ریزہ ریزہ کرکے بے وزن کیا جائے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی سے دعویٰ نبوت کرایا گیا۔ اس سے فلسفۂ جہاد کی نفی اور تفریق بین المسلمین کا ہدف پورا کیا، وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد کوئٹہ میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کررہے تھے۔ مولانا سید عبدالمجید ندیم نے کہا کہ قادیانی فرنگی شاطروں کا ہراول دستہ ہے جو خود کو ظاہر کئے بغیر پاکستان پر حملہ آور ہیں۔ امریکا واسرائیل کی سرپرستی میں انہیں اہم عہدوں تک رسائی حاصل ہے، جہاں بیٹھ کر اپنے تخریبی منصوبوں کی تکمیل کررہے ہیں، وقت آگیا ہے کہ مسلکی اختلافات سے بالاتر ہوکر تمام مکاتب فکر اتحاد ویگانگت کا احیا کریں جو جذبہ پاکستان بنانے کے وقت تھا، وہی جذبہ پاکستان بچانے کے لئے پیدا کریں۔ مولانا نے مزید کہا کہ دہشت وتخریب اور قتل وخونریزی کے پس منظر میں خفیہ ہاتھوں کو سمجھنا ضروری ہے ورنہ حالات اور خراب ہوں گے۔ اس کے ساتھ ظلم واستحصال کا خاتمہ کرنا بھی وقت کا اہم تقاضا ہے تاکہ قومی ڈھانچے میں روزافزوں احساس محرومی ختم کیا جاسکے۔ ہم پوری قوم سے مخلصانہ اپیل کرتے ہیں کہ آئیے مل کر وطن عزیز کی بقا وسلامتی کو یقینی بنائیں۔

خبروں پر ایک نظر

حلقہ کیماڑی کی مختلف مساجد میں ختم نبوت پروگرام

کراچی ۱۴/مئی ۲۰۱۰ء بروز جمعہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام حلقہ کیماڑی کی مختلف مساجد میں ختم نبوت پروگرام منعقد کیے گئے۔ ان پروگراموں میں مولانا فضل مولیٰ صاحب اور مولانا محمد عارف صاحب نے خوب معاونت کی۔

پہلا پروگرام:

جامع مسجد مبارک گلشن سکندر آباد میں ہوا، جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا۔ انہوں نے سامعین کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت سے آگاہ کیا اور کہا کہ دین کی بنیاد عقیدہ ختم نبوت پر ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ عقیدہ ختم نبوت میں امت مسلمہ کی وحدت کا راز ہے، لہٰذا میری، آپ کی اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ اس عقیدہ کا تحفظ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیں۔ اس اجتماع میں مقامی حضرات کے علاوہ جامعہ سعیدیہ کے طلبا نے بھی شرکت کی اور قاضی صاحب کے بیان سے مستفید ہوئے۔

دوسرا پروگرام:

جامع مسجد مصطفیٰ میں ہوا، جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے جمعہ کا خطبہ دیا۔ انہوں نے حدیث شفاعت بیان کرتے ہوئے کہا کہ قیامت کے دن ہر شخص شفاعت کا طلب گار ہوگا، اس نفسا نفسی کے عالم میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کام آئے گی، لہٰذا ہمیں آپ ؐ کی شفاعت کے حصول کے لئے دنیا میں آپ ؐ سے تعلق مضبوط کرنا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے مکمل بائیکاٹ کرنا ہوگا۔ اسی طرح جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت سے خود بھی بچنا ہوگا اور تمام مسلمانوں کے ایمان کی بھی فکر کرنا ہوگی۔

تیسرا پروگرام:

عائشہ مسجد شیریں جناح کالونی میں رکھا گیا، مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ قرآن، احادیث، چودہ صدیوں کے اکابرین کی تصریحات اور امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہوچکا ہے۔ اب قیامت تک کسی نئے نبی و رسول کو مبعوث نہیں کیا جائے گا، نہ ظلی نہ بروزی، مگر مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔ اللہ رب العزت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرکے آپ کی روح کو تکلیف دی، اس وجہ سے وہ لعنتی ہے، لعنتی آدمی نبی نہیں ہوسکتا۔ مولانا نے تمام حاضرین سے اپیل کی کہ قادیانی کمپنیوں کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ کیونکہ یہ کمپنیاں قادیانیت کے پرچار کے لئے فنڈز مہیا کرتی ہیں۔ یہ فنڈز مسلمان کا دین وایمان برباد کرنے کے لئے بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا تمام مسلمان شیزان اور دوسری قادیانی مصنوعات خریدنے سے اجتناب کریں۔

چوتھا پروگرام:

مکہ مسجد عمر خان روڈ میں بعد نماز مغرب ہوا۔ مولانا قاضی احسان احمد نے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے صحابہ کرام اور اکابرین امت نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے لے کر آخری صحابیؓ تک، حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ سے لے کر حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ تک سب نے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کیا، ہر جگہ ان کا تعاقب کیا مگر آپ کی عزت وناموس پر کوئی آنچ آنے نہیں دی۔ آیئے آج ہم بھی اکابرین کے نقش قدم پر چلنے کا عزم مصمم کریں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور عزت وناموس کے تحفظ کے لئے کمربستہ ہوجائیں۔

پانچواں پروگرام:

جامع مسجد ابوبکر عمر خان روڈ میں بعد نماز عشا ہوا جہاں قاضی احسان احمد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ جب تک عقیدہ صحیح نہ ہو، تب تک بخشش نہیں ہوتی۔ عقیدہ اتنا مضبوط ہو کہ کوئی آپ کے عقیدے کو متزلزل نہ کرسکے، اگر عقیدہ کمزور ہو یا ختم نبوت پر ایمان نہ ہو مگر سارے اعمال کرتا ہو تو کوئی عمل بارگاہ الٰہی میں قبول نہیں ہے۔

ان تمام پروگراموں کی سرپرستی مولانا سمیع اللہ نے کی اور کیماڑی کے نوجوانوں نے بھرپور شرکت کی خصوصاً بزرگ دین مولانا حبیب الرسول صاحب پروگرام کی کامیابی کے لئے خصوصی دعاؤں سے نوازتے رہے، اللہ رب العزت ان تمام پروگراموں کو قبول فرمائے اور آخرت میں شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

لا نبی بعدی

مدرسہ ختم نبوۃ ـ مسلم کالونی چناب نگر

مقام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے
مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

وما کنت بہ یادی

نامور علماء و مناظرین و
ماہرین فن لیکچر دیں گے
انشاء اللہ

سالانہ تربیتی
ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس

زیرِ سرپرستی

حکیم العصر محدث کبیر
ولی کامل مخدوم العلماء
حضرت اقدس
شیخ الحدیث
مولانا **عبد المجید** لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

استاذ المحدثین
حضرت مولانا ڈاکٹر **عبد الرزاق اسکندر** صاحب دامت برکاتہم
نائب امیر مرکزیہ

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا۔
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

بتاریخ
5 شعبان ۱۴۳۱ھ
بمطابق
17 جولائی 2010

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ◎ چناب نگر ضلع چنیوٹ

چناب نگر: 047-6212611
ملتان: 061-4783486